عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۱

انسانی حقوق کمیشن کے پیٹ میں مروڑ

تربت کے واقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہنگامی اجلاس

گنبد خضراء سے پھوٹنے والی یہ کرنیں قیامت تک دنیا کو منور کرتی رہیں گی

آپ کے مسائل

کیا ایسا امام امامت کے لائق ہے؟

محمد ایاز ——— مانسہرہ

ہماری مسجد کے امام صاحب لوگوں سے کھانا وغیرہ فطرانہ وغیرہ اپنا حق سمجھ کر وصول کرتے ہیں جبکہ ہم ان کو معقول تنخواہ بھی دیتے ہیں۔

ایک شخص نے صدقہ کے جانور کی کھال نہ دی تو اپنی تقریر میں کہا کہ اس شخص کا صدقہ نہیں ہوا جبکہ یہ امام حضرت شاہ امام المجاہدین حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی توہین بھی کرتا ہے۔ بخاری وغیرہ صحیح کتب کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ درست نہیں ہیں اب اہل محلہ پر کیا فرض ہے کہ اس امام کو معزول کر دیں یا نہیں؟۔

ج: ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اس کو فوراً ہٹا دینا ضروری ہے۔

سنت رسولؐ کا مذاق کفر ہے

محمد کاظم ——— جدہ

س: ایک مرتبہ میں نے یہ مسئلہ پڑھا اگر بیوی اپنے شوہر کے داڑھی کا مذاق اڑائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے توبہ کے بعد دوبارہ نکاح کر لیا جائے مجھے وضاحت مطلوب ہے کہ یہ قرآن مجید کے کون سے پارے میں لکھا ہوا ہے؟۔

ج: قرآن کریم میں ہے "اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو یونہی ہنسی مذاق کرتے تھے ان سے کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے ساتھ اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ ہنسی کرتے تھے؟ بہانے نہ بناؤ، تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہو؟" اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت کا مذاق اڑانا کفر ہے، داڑھی کا سنت رسولؐ ہونا تو سب ایک کو معلوم ہے پس جو کوئی شخص اس سنت کی تحقیر کرے گا اس کے کفر میں کیا شک ہے اور مسلمان نعوذ باللہ کافر ہو جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

س: جھینگے کے بارے میں اختلاف کا اصل مبنی کیا ہے؟

ج: اختلاف کا منشا دو چیزیں ہیں:

اول: یہ کہ دریا کی ساری چیزیں حلال ہیں؟ یا صرف مچھلی حلال ہے؟ امام شافعیؒ کے نزدیک ساری چیزیں حلال ہیں اگرچہ فقہا شافعیہ ان میں سے بعض چیزوں کو مستثنیٰ بھی کرتے ہیں! اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دریائی پانیوں میں صرف مچھلی حلال ہے دوسرا کوئی جانور حلال نہیں۔

دوم یہ کہ جھینگا مچھلی ہے یا نہیں؟ بعض لوگ اس کو بھی مچھلی کی ایک قسم سمجھتے ہیں۔ اور اس کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں لیکن ماہرین حیوانیات کی رائے یہ ہے کہ یہ مچھلی نہیں ہے بلکہ ایک الگ مخلوق ہے۔

گھریلو لین دین

بہتاب احمد خان ——— حارثے

بہو اگر سسر صاحب سے رقم لے اور گھر میں لینا دینا ہوا ہی کرتا ہے تو وہ حاصل کی ہوئی رقم بہو پر قرض ہوگی یا نہیں اسی طرح اگر سسر بہو سے رقم لے تو کیا وہ قرض ہوگا۔ جو فریقین کو ادا کرنا ضروری ہوگا یا ایسے معاملے کو گھریلو لین دین سمجھا جائے؟

ج: بہو نے اگر سسر سے گھر کے اخراجات کے لئے رقم لی تو وہ اس کے پاس امانت ہے جتنی خرچ ہو جائے اس کا حساب دے (اگر وہ حساب مانگے) باقی امانت ہے، اور جو رقم ذاتی طور پر لی ہو وہ اس کے ذمہ قرض ہے اسی طرح قرض سسر جو رقم بہو سے لے وہ بھی اس کے ذمہ قرض ہے۔

امانت کیسے واپس کریں؟

ایک صاحبہ ——— کراچی

سوال: میں نے اپنی چند دوستوں کے ساتھ مل کر اسکول لائبریری سے کتابیں چرانے کا پروگرام ترتیب دیا۔ ہم کتابیں چرانے کی وجہ یہ تھی کہ لائبریری کی استعمال میں نہیں تھی طے شدہ پروگرام کے مطابق ہم نے کتابیں چرائیں، اس وقت میری نیت یہ تھی کہ صرف چند کتابیں اپنے پاس مستقل رکھوں گی باقی کی لائبریری میں رکھ دوں گی مگر آج تک ایسا ہو نہیں سکا، کچھ کتابیں میں نے اپنی دوستوں کو دیدیں کچھ کتابیں میں نے اپنی ایک اسکول ٹیچر کو دے آئی واپس اسکول لائبریری میں دینے کیلئے، معلوم وہ واپس لائبریری کتابیں پہنچیں کہ نہیں؟ اور کچھ ابھی تک میرے پاس ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ اس سلسلے میں، میں کیا کروں؟ موت کا کچھ پتہ نہیں ہے میں چاہتی ہوں کہ جلد از جلد سب کچھ نبٹا دوں تاکہ سر پر سے بوجھ ہٹ جائے

I، کتابوں کی قیمت کا اندازہ کیسے لگاؤں؟

II، جو کتابیں میرے پاس ہیں انہیں کیسے واپس کروں؟

III، کتابوں کی قیمت کے اعتبار سے جو پیسے ہیں انہیں کس جگہ خیرات کر دوں؟

جواب: ان کتابوں کا لائبریری کو واپس کرنا ضروری ہے قیمت کا خیرات کر دینا کافی نہیں، اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے جو کتابیں آپ نے لائبریری سے لی تھیں ان کو بازار سے خرید کر لائبریرین کے نام پارسل کر دیں اور یہ لکھ دیں کہ میں یہ کتابیں لائبریری کو تحفۃً دینا چاہتی ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے نام کے بجائے کسی اور کے نام سے بھیج دیں یا کسی شخص کو دستی کتابیں دے کر بھیج دیں اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ میں نے یہ کتابیں لائبریری سے لی تھیں۔

سوال: ابھی کچھ پہلے میں بہت پریشانیوں میں مبتلا تھی اس وقت میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر میرا یہ کام ہو گیا تو نماز شکرانہ یا نفل پڑھوں گی، اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے وہ کام سہولت اور آسانی سے ہو گیا، مگر اب یاد نہیں پڑتا کہ نماز کی منت مانی تھی اس سلسلے میں کیا کروں؟

جواب: اس کے لئے سوچ لیجئے جتنی رکعتوں کی گمانِ غالب ہو اتنی پڑھ لیجئے، اگر نہ سے کہ چار رکعتیں تو شروع دہا لیجئے زیادہ جتنی یاد آئیں۔

باقی صـ۲۶ پر

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۱

بتاریخ :

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ — آپ کے مسائل اور ان کا حل — ۲
۲ — حمد باری تعالیٰ — ۴
۳ — گنبد خضرا سے بچھڑنے والی کرنیں (اداریہ) — ۵
۴ — حضرت سعید ابن جبیر اور حجاج کی گفتگو — ۷
۵ — مولانا محمد علی جالندھری کی سادگی — ۸
۶ — کیا پاکستان میں رشدیوں کی حکومت ہے — ۹
۷ — دجالی فتنہ اور اس کے ہتھکنڈے — ۱۳
۸ — عجائبات مرزا قادیانی کے حالات زندگی — ۱۴
۹ — مسئلہ کشمیر میں قادیانیت کا کردار — ۱۷
۱۰ — حیات عیسیٰ کی عقلی حیثیت — ۱۹
۱۱ — حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں — ۲۰
۱۲ — اخبار ختم نبوت — ۲۳
۱۳ — تعارف و تبصرہ — ۲۶
۱۴ — بزم ختم نبوت — ۲۷

پبلشر، چیف ایڈیٹر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ ریلوے لائن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ - پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۲۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 71-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

حمد باری تعالیٰ

حافظ لدھیانوی

ہے دل میں تیری یاد زباں پر تری باتیں
دیتی ہیں مجھے لطف برابر تری باتیں

آئینہ ادراک میں ہے تری تجلّی
ماحول کو کرتی ہیں اجاگر تری باتیں

ہوتا ہے ترے ذکر سے روحوں میں اُجالا
کرتی ہیں ہر اک دل کو منور تری باتیں

ہے اس میں بھی انداز ترے لطف و کرم کا
خوش بخت ہے جسکے ہیں مقدّر تیری باتیں

ڈرتا ہے غضب سے ترے جو عارفِ حق ہے
رُوتا ہے رُلاتا ہے سنا کر تیری باتیں

مدحت میں کیا کرتا ہے جذبات کا اظہار
کرتا ہے شب و روز ثنا گر تری باتیں

ہیں نوکِ قلم پر تری مدحت کے ترانے
اشعار میں کرتا ہے سخنور تری باتیں

کرتا ہے تیرے ذکر سے ہر قلب ترقی
اُمت کو سکھاتا ہے پیمبر تیری باتیں

قرآن کے انوار سے سینہ ہے منوّر
صد شکر کہ حافظ کو ہیں ازبر تری باتیں

گنبد خضرا سے پھوٹنے والی یہ کرنیں قیامت تک دنیا کو منور کرتی رہیں گی

یہ عقیدہ کہ "دین اسلام" اللہ کا آخری دین ہے اور وہ مکمل ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اور یہ کہ قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے اور یہ کہ یہ آخری شریعت اور یہ اُمت آخری اُمت ہے۔ ایک انعام خداوندی ہے۔ جس کو خدا نے اس اُمت کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ اسلام کا یہی عقیدہ "ختم نبوت" کے نام سے معروف ہے۔ حضور علیہ السلام کے وقت سے لے کر آج تک پوری اُمت مسلمہ کسی ادنیٰ اختلاف کے بغیر اس عقیدے کو جزوِ ایمان قرار دیتی آئی ہے۔ قرآن کریم کی بیسیوں آیات اور سینکڑوں احادیث اس کی شاہد ہیں اس کے علاوہ یہ مسئلہ بھی قطعی اور طے شدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت و رسالت کرنے والا مرتد و زندیق اور واجب القتل ہیں۔

حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ میں ہی اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا تھا۔ قتل کیا گیا، سیدنا ابو بکر صدیق رضؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب مع ان کے ۲۸ ہزار پیرو کار قتل کئے گئے امریکہ میں "خلیفہ رشاد" نامی ایک جھوٹے مدعی نبوت کو کسی نے ٹھکانے لگا دیا۔

حضور علیہ السلام کے بعد دعویٰ نبوت و رسالت، اتنا بڑا گھناؤنا جرم ہے کہ شریعت اسلامیہ نے ایسے مجرم کی سزا قتل ہی رکھی ہے۔ آج دنیا کی حکومتوں نے اپنے ملک و قوم سے غداری کرنے والوں کے لئے یہی سزا یعنی "موت" مقرر کر رکھی ہے۔ اگر حکومتوں سے غداری کرنے والوں کو موت کی سزا دی جا سکتی ہے اور پھر خدا اور رسول سے غداری کرنے والوں کے لئے موت کی سزا کیوں نہیں دی جا سکتی؟

عقیدہ ختم نبوت ـــ اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے جس پہ سارے دین کی عمارت استوار ہے اس عقیدہ کو نقصان پہنچانا گویا پورے دین کے وجود کو خطرے میں ڈالنا اور دین کی بنیادوں پر حملہ کرنے کے مترادف ہے دین کے اس اہم ترین اور بنیادی عقیدے کے تحفظ کے لئے اُمت نے ہر دور میں قربانیاں دیں اور ایسے تمام فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جس کا مقصد عقیدہ ختم نبوت کو نقصان پہنچانا ہے۔ جب ہم دور صدیقی پر نظر ڈالتے ہیں تو صحابہ کرام رضؓ، جنگ یمامہ میں قربانیاں دیتے نظر آتے ہیں تاریخ پاکستان کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم زندہ دلان لاہور کے ان ۱۲ ہزار مسلمانوں کو نہیں بھول سکتے۔ جنہوں نے ۵۳ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں نچھاور کر دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت، ناموس اور ختم نبوت کا مسئلہ ایسا حساس ترین مسئلہ ہے کہ مسلمان ایک لمحے کے لئے بھی جھوٹی نبوت کے ناپاک وجود کو برداشت نہیں کر سکتا۔ مسلمان کٹ سکتا ہے مر سکتا ہے۔ لیکن سرور کائنات کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ تاریخ اسلام میں ایسے واقعات کی ایک دو نہیں سینکڑوں ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ جنہوں نے رسول ﷺ کی عزت و ناموس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ـــ شیطان رشدی کا مسئلہ ہمارے لئے تازہ ترین مسئلہ ہے اس مسئلے پر پوری دنیا میں احتجاج کیا گیا۔ جلسے منعقد کئے گئے۔ جلوس نکالے گئے اور اس دوران کئی مسلمانوں نے اپنی جان کے نذرانے پیش کئے ـــ آج دنیا کے مسلمانوں کے دلوں میں قادیانیت کے خلاف جو آگ بھڑک رہی ہے وہ بھی انہیں جذبات کا نتیجہ ہے

مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی نے نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ اس کے علاوہ ایسے کلمات کفر بکے۔ جس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اب ایسے مرتدوں کے خلاف مسلمانوں کے جذبات میں اشتعال کیوں پیدا نہ ہوں؟

قادیانیت نے پوری قوت سے اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور آج بھی وہ اسلام کے بارے میں عالم اسلام پر حملہ آور ہے ـــ آیئے ہم اور آپ مل کر اس اسلام دشمن ٹولے کا محاسبہ کرنے اور اس کا قلع قمع کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو دراصل عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی علمبردار ہے نے آج سے ٹھیک آٹھ سال پہلے اپنے پیغام اور مشن کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے "ختم نبوت انٹرنیشنل" کا اجراء کیا تھا۔ الحمد للہ وہ باقاعدگی کے ساتھ ہر ہفتہ شائع ہو رہا ہے۔ نویں سال کا پہلا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اللہ تعالیٰ سے دعا

ہے کہ ختم نبوت کا جو سفر ہم نے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو شروع کیا تھا۔ اس کا سفر اسی طرح جاری رہے۔ (آمین ثم آمین)

---

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کا وہ عظیم دن ہم نہیں بھول سکتے جس دن "تحریک تحفظ ختم نبوت" نے جنم لیا تھا۔ یہ وہ تحریک ہے جس نے قادیانیت کی رعونت اور تکبر کو ختم کر کے انہیں ایسا ذلیل و رسوا کیا کہ قادیانیت اب تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے اور قادیانی سربراہ مرزا طاہر ملک سے بھاگ گیا ہے۔ اور لندن میں بیٹھ کر بزدلوں کی طرح جنگ کا بگل بجا رہا ہے۔ ان شاء اللہ ایک دن ایسا آنے والا ہے جب قادیانیت —— لوگوں کے لئے قصہ پارینہ بن جائے گا۔

آج کے دن ہم یہ عزم کرتے ہیں کہ اسلام کی سربلندی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیتے رہیں گے۔ اور کسی جھوٹے مدعی نبوت کی نبوت کو چلنے نہیں دیں گے۔ ہمارا یقین و ایمان ہے کہ گنبد خضراء سے پھوٹنے والی یہ کرنیں قیامت تک دنیا کو منور کرتی رہیں گی۔ اور گنبد خضراء کے مقابلہ پر "گنبد بیضا" کا تصور کرنے والے اپنے بھیانک انجام کو ان شاء اللہ پہنچیں گے۔

انسانی حقوق کمیشن کے پیٹ میں مروڑ

انسانی حقوق کمیشن ایک بین الاقوامی عالمی تنظیم ہے۔ پاکستان میں بھی اس کی شاخ قائم ہے۔ جب سے قادیانیوں کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ اور ان کی غیر اسلامی سرگرمیوں کو ۱۹۸۴ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ پابندی لگائی گئی ہے۔ اس تنظیم نے یہ بیڑہ اٹھایا ہے کہ ان کے ہر اجلاس میں ان اقدامات کے خلاف قرارداد مذمت منظور کی جائے۔ گویا انہیں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی شق اور ۱۹۸۴ء کا قادیانی آرڈیننس ہضم نہیں ہوتا۔ جس کے نتیجے میں انسانی حقوق کمیشن کے پیٹ میں مروڑ اٹھتا رہتا ہے۔

حال ہی روزنامہ مشرق لاہور ۹ مئی ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں انسانی حقوق کمیشن کے اجلاس میں منظور کی گئی قرارداد نظر سے گذری۔ اس قرارداد میں ۱۹۸۴ء کے قادیانی آرڈیننس کے نفاذ اور ننکانہ اور چک سکندر کے واقعہ کی مذمت کی گئی۔

انسانی حقوق کمیشن کی مقامی تنظیم کے بارے میں اخبار کی رپورٹ کے مطابق ایک سابق جسٹس جو کہ پارسی ہے۔ وہ اس تنظیم کا صدر ہے۔ اور عاصمہ جہانگیر جس پر بارہا قادیانی ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔ وہ جنرل سیکرٹری ہیں۔ اس کے ایک اور عہدیدار ظفر احمد چوہدری جو فضائیہ میں ائیر مارشل تھے مشہور قادیانی ہیں۔

انسانی حقوق کمیشن نے اپنی قرارداد میں قادیانی آرڈیننس کی جو مذمت کی ہے۔ اس پر ہمیں حیرت نہیں۔ اس لئے کہ جب اس تنظیم کے اہم عہدے ہی قادیانیوں کے پاس ہوں تو انہیں ایسی ہی قرارداد منظور کرنی چاہیئے۔

قادیانی آرڈیننس کے بارے میں ہم پہلے بھی متعدد بار لکھ چکے ہیں۔ کہ یہ آرڈیننس پاکستان کے مسلمانوں کے مطالبہ پر سابق صدر ضیاء الحق نے نافذ کیا تھا۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد ضروری ہو گیا تھا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کو محدود کرنے کے بارے میں قانون سازی ہو۔ لیکن ۱۹۷۴ء کے بعد اسے ٹالا جا رہا تھا۔ جس کا فائدہ قادیانی اٹھا رہے تھے۔ اور وہ بدستور مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے تھے۔ اب جب کہ ۱۹۸۴ء میں قادیانی آرڈیننس نافذ ہوا۔ اور ان کی غیر اسلامی سرگرمیاں روک دی گئیں۔ تو جہاں قادیانیوں نے پاکستان کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔ وہاں انسانی حقوق کمیشن نے بھی اس مسئلے پر قادیانیت کی حمایت کرتے ہوئے پاکستان کے خلاف اپنی مہم تیز کر دی۔ انسانی حقوق کمیشن کا یہ اقدام سراسر ناانصافی پر مبنی ہے۔

انسانی حقوق کمیشن کے مرکزی عہدیداروں کو چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ پہلے پاکستان کے مسلمانوں کا موقف سنتے اس کے بعد کوئی بیانات کا سلسلہ شروع کرتے، لیکن انہوں نے یک طرفہ ہی واویلا کرنا شروع کر دیا ہے۔

یہ بات یاد رہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے اور قادیانی آرڈیننس کے نفاذ کے لئے مسلمان پاکستان نے ایک طویل جدوجہد کی اور اس کے لئے ہزاروں مسلمانوں نے قربانیاں دی ہیں۔ اب مسلمان پاکستان اس بات کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے والی آئینی شق اور قادیانی آرڈیننس منسوخ ہو جائے۔ ہم ہر قیمت پر اس آرڈیننس کا تحفظ کریں گے۔ اور جو قوت بھی اس کو منسوخ کرنے کا خطرناک کھیل کھیلے گی۔ اس کو زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ہم انسانی حقوق کمیشن کی اس قرارداد کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اور پاکستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ انسانی حقوق کمیشن کے ادارہ کو اس ملک میں کام کرنے کا موقع فراہم نہ کریں۔ اس لئے کہ ان کو آپ کے حقوق کے تحفظ کی بجائے قادیانیوں کے مفادات زیادہ عزیز ہیں۔

حضرت سعید ابن جبیرؓ اور حجاج کی گفتگو

ناظر علی بٹل ـــــ مانسہرہ

حجاج کا ظلم و ستم دنیا میں مشہور ہے سعید بن جبیرؓ نے بھی ابنُ الاشعث کے ساتھ مل کر حجاج کا مقابلہ کیا حجاج عبدالملک بن مروان کی طرف سے حاکم تھا سعید بن جبیر بڑے تابعی ہیں اور مشہور علماء میں سے ہیں حکومت بالخصوص حجاج کو ان سے بغض و عداوت تھی حجاج ان کو گرفتار نہ کر سکا وہ چھپ کر مکہ مکرمہ چلے گئے حکومت نے اپنے ایک خاص آدمی کو مکہ کا حاکم بنایا اور پہلے حاکم کو اپنے پاس بلا لیا اس نئے حاکم نے جا کر خطبہ پڑھا جس میں عبدالملک بن مروان کا یہ حکم سنایا کہ جو شخص سعید بن جبیر کو جگہ (ٹھکانہ) دے اس کی خیر نہیں جس کے گھر میں وہ ملے گا اس کو اور اس کے گھر والوں کو قتل کیا جائے گا بالآخر مکہ کے حاکم نے ان کو گرفتار کر کے حجاج کے پاس بھیج دیا اس کو غصہ نکالنے اور ان کو قتل کرنے کا موقعہ مل گیا سعید بن جبیر کو سامنے بلایا اور پوچھا۔ تیرا کیا نام ہے؟ سعید بن جبیر نے کہا میرا نام سعید ہے حجاج نے کہا کس کا بیٹا ہے؟ سعید نے کہا جبیر کا بیٹا ہوں (سعید کا ترجمہ نیک بخت اور جبیر کا معنی اصلاح کی ہوئی چیز اگرچہ ناموں میں معنی اکثر مقصود نہیں ہوتے لیکن حجاج کو ان کا نام اچھے معنی ہونے والا پسند نہیں آیا اور کہا تو شقی بن کسیر ہے (شقی کہتے ہیں بدبخت کو اور کسیر ٹوٹی ہوئی چیز کو) سعید نے کہا میری والدہ میرا نام تجھ سے بہتر جانتی تھیں۔ حجاج نے کہا تو بھی بدبخت اور تیری والدہ بھی بدبخت، سعید نے کہا غیب کا جاننے والا تیرے علاوہ اور ہے (یعنی علام الغیوب) حجاج نے کہا دیکھ اب میں تجھے موت کے گھاٹ اتارتا ہوں۔ سعید نے کہا تو میری ماں نے نام درست رکھا حجاج نے کہا اب میں تجھ کو زندگی کے بدلے جہنم رسید کرتا ہوں۔ سعید نے کہا اگر میں یہ جانتا کہ یہ تیرے اختیار میں ہے تو تجھے اپنا معبود بنا لیتا حجاج حضورؐ کی نسبت تیرا کیا عقیدہ ہے۔ سعید وہ رحمت والے نبی تھے اور اللہ کے رسول تھے جو بہترین نصیحت کے ساتھ تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے۔ حجاج خلفاء کی نسبت تیرا کیا خیال ہے سعید میں ان کا محافظ نہیں ہوں ہر شخص اپنے کئے کا ذمہ دار ہے حجاج میں ان کو برا کہتا ہوں یا اچھا سعید جس چیز کا مجھے علم نہیں میں اس میں کیا کہہ سکتا ہوں مجھے اپنا ہی حال معلوم ہے۔ حجاج ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ کون ہے۔ سعید جو سب سے زیادہ میرے مالک کو راضی کرنے والا تھا۔ حجاج سب سے زیادہ راضی کرنیوالا کون تھا۔ سعید اس کو وہی جانتا ہے جو دل کے بھید اور چھپے ہوئے رازوں سے واقف ہے حجاج حضرت علیؓ جنت میں ہیں یا جہنم میں۔ سعید اگر میں جنت میں اور دوزخ میں جاؤں اور وہاں والوں کو دیکھ لوں تو بتلا سکتا ہوں۔ حجاج میں قیامت میں کیسا آدمی ہوں گا سعید میں اس سے کم ہوں کہ غیب پر مطلع کیا جاؤں۔ حجاج تو مجھ سے سچ بولنے کا ارادہ نہیں کرتا سعید میں نے جھوٹ بھی نہیں کہا۔ حجاج تو کبھی ہنستا کیوں نہیں۔ سعید کوئی بات ہنسنے کی دیکھتا نہیں۔ حجاج میں تو ہنستا ہوں۔ سعید اللہ نے ایسے ہی طریقوں میں ہم کو بنایا ہے۔ حجاج میں تجھے قتل کرنیوالا ہوں۔ سعید میری موت کا سبب پیدا کرنے والے اپنے کام سے فارغ ہو چکا۔ حجاج میں اللہ کے نزدیک تجھ سے زیادہ محبوب ہوں۔ سعید اللہ پر کوئی جرأت نہیں کر سکتا جب تک اپنا مرتبہ نہ معلوم کرے اور غیب پر اللہ کو خبر ہے حجاج میں کیوں جرأت نہیں کر سکتا حالانکہ میں جماعت کے بادشاہ کے پاس ہوں ساتھ ہوں اور تو باغیوں کی جماعت کے ساتھ ہے۔ سعید میں جماعت سے علیحدہ نہیں ہوں اور فتنہ کو خود ہی پسند نہیں کرتا اور جو تقدیر میں ہے اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ حجاج ہم جو کچھ امیرالمومنین کے لئے جمع کرتا ہوں اس کو تو کیا سمجھتا ہے۔ سعید۔ میں نہیں جانتا کہ کیا جمع کیا۔ حجاج نے سونا چاندی کپڑے وغیرہ منگا کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔ سعید یہ اچھی چیزیں ہیں اگر اپنی شرائط کے موافق ہوں۔ حجاج شرط کیا ہے سعید یہ کہ تو ان سے ایسی چیزیں خریدے جو بڑے گھبراہٹ کے دن یعنی قیامت کے دن امن پیدا کرنے والی ہوں ورنہ ہر دودھ پلانے والی دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور حمل گر جائیں گے اور آدمی کو اچھی چیز کے سوا کچھ کام نہیں دے گی۔ حجاج ہم نے جو جمع کیا یہ اچھی چیزیں نہیں۔ سعید تو نے جو جمع کیا تو ہی اس کی اچھائی کو سمجھ سکتا ہے۔ حجاج کیا تو اس میں سے کوئی چیز پسند کرتا ہے اپنے لئے سعید میں صرف اس چیز کو پسند کرتا ہوں جس کو اللہ پسند کرے حجاج۔ تیرے لئے ہلاکت ہو۔ سعید ہلاکت اس شخص کے لئے ہے جو جنت سے ہٹا کر جہنم میں داخل کر دیا جائے۔ حجاج۔ بتلا میں تجھے کیسے قتل کروں۔ سعید جس طرح سے قتل ہونا تو اپنے لئے پسند کرے۔ حجاج کیا تجھے معاف کروں۔ سعید۔ معافی اللہ کے ہاں کی معافی ہے تیرا معاف کرنا کوئی چیز بھی نہیں حجاج نے جلاد کو حکم دیا کہ اس کو قتل کردو۔ سعید باہر لائے گئے اور ہنسے۔ حجاج کو اس کی اطلاع دی گئی۔ حجاج نے سعید کو پھر بلایا اور پوچھا تو کیوں ہنسا۔ سعید نے جواب دیا۔ تیری اللہ پر جرأت اور اللہ تعالیٰ کے تجھ پر حلم سے حجاج میں اس کو قتل کرتا ہوں جو مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالے پھر جلاد کو حکم اور خطاب کر کے کہا کہ میرے سامنے اس کی گردن اڑا دو۔ سعید۔ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ نماز پڑھی پھر قبلہ رخ ہو کر، انی وجہت وجہی

باقی ص 16 پر

مجاہد ملت

مولانا محمد علی جالندھری کی سادگی

مرسلہ: محمد اورنگزیب اعوان ہری پور

[illegible]ء میں حاجی احسان الحق میرٹھی مہتمم مدرسہ امدادالاسلام میرٹھ نے لاہور میں احرار کے دفتر خط لکھا اس میں مطالبہ یہ کیا کہ ہمارے ہاں سیرت النبیؐ کے موضوع پر جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ آپ اپنا کوئی ایسا مقرر بھیجیں۔ جسے سیرت النبیؐ پر پورا عبور حاصل ہو۔ تاکہ ہمارے جلسے کی رونق بڑھے۔"

احرار اسلام نے حضرت جالندھری کا نام منتخب کیا اور میرٹھ والوں کو بھی مطلع کر دیا کہ فلاں تاریخ کو فلاں گاڑی سے مولانا جالندھری میرٹھ پہنچ رہے ہیں۔ حاجی احسان الحق خود اسٹیشن پر آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے پہلے کبھی حضرت جالندھری کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ احرار کا لیڈر ہے۔ کوئی سج دھج والا ہوگا۔ اور اگر اسلاف کی سادگی پر ہوگا۔ تو بھی کچھ تو ظاہر داری کا بھرم رکھے ہوئے ہوگا۔ گاڑی آئی، اسٹیشن پر رکی اور چلدی، تمام مسافر اپنی اپنی منزل کو رواں تھے۔ میں پریشان تھا کہ میرے اندازے کا کوئی عالم نہیں آیا، اللہ خیر کرے۔ اسی پریشانی کے عالم میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سادہ سا جوان ہاتھ میں تھیلا پکڑے میری طرف آ رہا ہے۔ گویا میں اس کے انتظار میں ہوں۔ سلام دعا کے بعد میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟

فرمایا! "میں محمد علی جالندھری ہوں، لاہور سے آیا ہوں۔ یہاں مدرسہ امداد الاسلام کا جلسہ ہے۔ انہوں نے بلایا ہے۔"

میں نے کہا "اچھا تو آپ ہیں۔ مولوی محمد علی جالندھری!" ہم نے آپ کو زحمت دی ہے۔ آئیے تشریف لائیے"۔ میں ساری راہ احرار والوں کی مروّتی پر جتنا بھنّا گیا۔ کیا انہیں کوئی بارعب خطیب ملا ہی نہ ہو۔ کہ وہ ہماری ناک نہ رکھتے۔ ہم مدرسے پہنچے احباب سے مشورہ کیا۔ کہ جلسہ نہ کریں۔ جگ ہنسی ہوگی، لوگ کیا کہیں گے کہ لائے ہیں خطیب؟ اور کوئی عذر پیش کر کے مولوی صاحب کو واپسی کا ٹکٹ دے دیتے ہیں مگر اکثریت نے یہی مشورہ دیا کہ کوئی بات نہیں جلسہ کرائیں، آخر احرار والوں نے بھیجا ہے۔ کچھ تو بولیں گے الغرض وہ وقت آ گیا۔ جب انہیں سٹیج پر بٹھا دیا گیا۔ ہم تمام اپنی اپنی جگہ منتظر کہ دیکھیں کیا گل کھلاتے ہیں لیکن الحمدللہ ہمارے تمام گمان، گمان نکلے آپ نے سیرت النبیؐ پر وہ تقریر فرمائی کہ میں نے آج تک ایسی مدلل اور پرتاثیر تقریر نہیں سنی تھی۔ تقریر کیا تھی۔ ایک دریا بہہ رہا تھا۔

دلائل و براہین کا سلسلہ تھا۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ پھیلتا جا رہا تھا، تاثیر کا یہ عالم تھا کہ سامعین ہمہ تن گوش اور مجلس پہ سناٹا چھایا ہوا تھا۔ پورے ۲½ گھنٹے کی تقریر میں کسی کو اٹھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اب تو گویا ہمارے دن پھر گئے۔ لوگوں کا پرزور مطالبہ کہ یہ خصوصی خوبی، دو تین دن ٹھہر کر سیرت کے موضوع پر تقریر کرے۔ مگر آپ آمادہ نہ ہوئے۔ لاجود احرار اسلام کے دفتر بذریعہ تار درخواست کی گئی جو منظور ہو گئی۔ آپ نے پورے تین دن وہاں جلسہ کی مختلف مجالس میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ اب تو منتظمین جلسہ کی حالت زلیخاں مصری سی تھی۔ جو چاہتی تھی کہ یوسف کو تمام زنان مصر کو دکھائے تا کہ وہ بھی اس ماہ کنعان پر فریفتہ ہو جائیں۔ اور اسے عشق یوسف کا طعنہ نہ دیں۔

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنان مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محو ماہ کنعاں ہو گئیں

(ماخوذ)

مولانا انور شاہ کشمیری کا کمال علم!!!

ایک دفعہ کشمیر تشریف لے جا رہے تھے بس کے انتظار میں سیالکوٹ کے اسٹیشن پر تشریف فرما تھے۔ ایک پادری آیا اور کہنے لگا کہ آپ کے چہرے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسلمانوں کے بڑے عالم دین ہیں۔ فرمایا، نہیں۔ میں ایک طالب علم ہوں۔ اس نے کہا کہ اسلام کے متعلق آپ کو علم ہے؟ فرمایا، کچھ کچھ، پھر ان کے صلیب کے متعلق فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو اس کی یہ شکل نہیں ہے، پھر نبی کریمؐ کی نبوت کے ۳۰ دلائل دیئے، دس قرآن سے، دس توریت سے، دس انجیل سے، دس عقلی، وہ پادری آپ کی تقریر سن کر کہنے لگا اگر مجھے تنخواہ کا لالچ نہ ہوتا تو میں آپ کی تقریر، آپ کا علم میں استعداد استحضار دیکھ کر مسلمان ہو جاتا۔ نیز کہ مجھے بہت سی باتیں اپنے مذہب کے متعلق آپ سے معلوم ہوئی حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا "جب آپ کو حق معلوم کر کے بھی توفیق نہ ہوئی کہ ایمان لے آتے تو معلوم ہوا کہ ایمان کی کوئی قدر و قیمت آپ کے ہاں نہیں محض تنخواہ کا لالچ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"، وہ پادری نہایت شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ (الانور ۲۳۶)

دیدہ زیب زیورات کیلئے تشریف لائیں
ھارون ساجن اینڈ کمپنی
گولڈ سمیتھ صراف اینڈ جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۳۵۴۷۲

کیا پاکستان میں

رُشدیوں کی حکومت ہے

۲۸ اور ۱۰ مارچ کو اخبار جنگ کراچی اور اخبار ڈان کراچی میں بونیز اکاؤنٹس کی طرف سے پیراگون ایڈورٹائزنگ لمیٹڈ کا تیار کردہ انتہائی غلیظ اور دل آزار اشتہار شائع ہوا۔ جس میں نعوذ باللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام "محمد" کی توہین کا پہلو نکلتا تھا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے اس کے خلاف قلم اٹھایا اور ایک مستند مضمون تحریر فرمایا۔ جو ڈان کے صفحات میں شائع ہو چکا ہے۔ ہم اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر "ختم نبوت" کے قارئین تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

نوٹ :- تازہ ترین اطلاع کے مطابق اخبار جنگ نے اپنا توبہ نامہ جنگ کے صفحات پر شائع کر دیا وہ توبہ نامہ بھی ہم انہی صفحات میں شائع کر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی متاع ایمان ہے۔ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن محبوب خدا شافع روز جزا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ بے ادبی و گستاخی اس کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اور اس گئے گزرے دور میں بھی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہے۔ اور ایسے موذیوں کے مقابلہ میں غازی علم الدین شہید اور غازی حاجی محمد مرحوم کا کردار ادا کر سکتا ہے۔

یہود و نصاریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں گستاخی کے شوشے وقتاً فوقتاً چھوڑتے رہتے ہیں اور اہل اسلام کی طرف سے ان پر احتجاج کی خبریں اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ دو سالوں سے شیطان رشدی کی شیطانی کتاب پر فرزندان اسلام نے جس غم و غصہ کا اظہار کیا اور انگلینڈ سے پاکستان تک اس پر جس قدر احتجاج کیا گیا اس کا ذکر کرنا ضروری نہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کے اس احتجاج سے لطف اندوز ہوتے ہیں اس لئے ان کی طرف سے گستاخی و دیدہ دہنی کا مسلسل مظاہرہ ہوتا رہتا ہے۔ اور وہ کسی نہ کسی شیطان کو رشدی کر دیا کر بنا لیتے ہیں۔ اسی قسم کی بے ہودگی کا ایک مظاہرہ گزشتہ دنوں کراچی کے اخبارات میں کیا گیا۔ کراچی میں کوئی "بونیز اکاؤنٹس" نامی کمپنی ہے۔ جس کی جانب سے ۸ مارچ ۱۹۹۰ء کو کراچی کے معروف انگریزی اخبار "ڈان" میں اور ۱۰ مارچ ۱۹۹۰ء کو اخبار جنگ کراچی میں "بونیز اکاؤنٹس" کا ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ جس میں بکریوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔ اور اس کی عین پیشانی کی جگہ پر (نعوذ باللہ، استغفر اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام "محمد" کا کارٹون بنایا گیا ہے۔

یہ کارٹون اس قدر غلیظ اور اشتعال انگیز ہے کہ اسے دیکھ کر سر جھکا جاتا ہے اور کوئی مسلمان اپنے غم و غصہ کو ضبط نہیں کر سکتا۔ اس گستاخی و جسارت پر جب مسلمانوں کی طرف سے غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ تو اشتہارات کی جس کمپنی کی معرفت یہ اشتہار شائع ہوا تھا، اس اشتہاری کمپنی نے ۱۴ مارچ ۱۹۹۰ء کے جنگ کراچی میں درج ذیل معذرتی اشتہار شائع کرایا:

"معذرت"

"ہمارے کلائنٹ میسرز بونیز اکاؤنٹس کے لئے ایک اشتہار جو ہم نے روزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان میں ۸ مارچ اور ۱۰ مارچ ۱۹۹۰ء میں شائع کرایا تھا۔ اس میں غیر دانستہ طور پر ہونے والی ایک غلطی کی جانب ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ ہم نہایت عجز و انکسار کے ساتھ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور سرکار دو عالم کے غلام ہیں۔ لہٰذا اشتہار مذکور سے کسی دینی بھائی کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ اس پر صدق دل کے ساتھ ہم اور ہمارے کلائنٹ بونیز اکاؤنٹس معذرت چاہتے ہیں اور اس اشتہار کو فوری طور پر واپس لیتے ہیں۔

پیراگون ایڈورٹائزنگ پرائیویٹ لمیٹڈ

چوہدری سیفر، راجہ غضنفر علی خان روڈ، صدر، کراچی۔"

اس معذرت کے سلسلہ میں چند امور قابل غور ہیں :

اول : اس اشتہار کی اشاعت میں چار ادارے ملوث ہیں :

(۱) بونیز اکاؤنٹس فیکٹری جس کی جانب سے اشتہار دیا گیا۔

(۲) پیراگون ایڈورٹائزنگ کمپنی جس کی وساطت سے اشتہار دیا گیا۔

(۳) اخبار ڈان کے مالکان اور ذمہ داران۔

(۴) اخبار جنگ کے مالکان اور ذمہ دار عملہ۔

جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ معذرت ان چار اداروں میں سے صرف ایک ادارہ "اشتہارات کی کمپنی" کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جبکہ وہ اکاؤنٹس فیکٹری جس کی جانب سے اشتہار شائع ہوا اس کے مالکان کی طرف سے کسی رسمی معذرت کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی۔ اسی طرح اخبار ڈان اور اخبار جنگ، جنہوں نے چند ٹکوں کے لالچ میں اس گندگی کو اچھال کر غضب الٰہی کو دعوت دی اور اپنا نام "موذیان رسول" کی فہرست میں درج کرایا، انہوں نے کسی رسمی معذرت کا تکلف بھی ضروری نہیں سمجھا۔

دوم : پیراگون کی معذرت میں کہا گیا ہے کہ یہ غلطی نادانستہ طور پر ہوئی، یہ قطعاً دروغ گوئی اور "عذر گناہ بدتر از گناہ" کی بھونڈی مثال ہے۔ ذرا تصور فرمائیے کہ یہ اشتہار کتنے مرحلوں سے گزرتا ہوا قارئین تک پہنچا۔

۱۔ سب سے پہلے "بونیز" کی طرف سے اشتہارات کی کمپنی کو اس اشتہار کا بنیادی تصور دیا گیا ہوگا۔

۲۔ پھر اس خاکے کے مطابق اشتہارات کی کمپنی کے بدبخت اور خبیث باطن آرٹسٹ اور ڈیزائنر کے قلم نے اس تخیل کو کاغذ پر منتقل کر کے اس کا خاکہ اور نقشہ بنایا ہوگا۔

۳۔ پھر اشتہارات کی کمپنی کے ذمہ داروں نے اس خاکہ کو دیکھ کر منظور کیا ہوگا۔

۴۔ پھر اشتہار کا یہ نقشہ (ڈیزائن) اس کمپنی کے ذمہ داروں کو دکھایا گیا ہوگا جس کی طرف سے یہ اشتہار شائع ہونے والا ہے اور انہوں نے اس کی منظوری دی ہوگی۔

۵۔ پھر اس ڈیزائن کی کاپی اخبارات کو بھیجی گئی ہوگی اور اخباروں کے شعبہ اشتہارات نے اس اشتہار کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے یہ دیکھا ہوگا کہ اس میں کوئی ایسی قابل اعتراض بات تو نہیں جو لائق اشاعت نہ ہو، اور طے و غور کے بعد اس کی منظوری دی ہوگی۔

۶۔ پھر یہ اشتہار ۸ مارچ کو انگریزی اخبار میں چھپا، ظاہر ہے کہ چھپنے کے بعد بونیز اور پیراگون میں اس کو بغور دیکھا گیا ہوگا۔ اس کے دو دن کے بعد اسی اشتہار کو دوبارہ شائع کرایا جاتا ہے۔

ان تمام مراحل سے گزرنے کے باوجود اسے "نادانستہ غلطی" کہنا کیا اس بدترین جرم پر (جس کی سزا پھانسی ہے) پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا کیا مسلمانوں کا منہ چڑانے کے مترادف نہیں؟

اچھا ایک لمحہ کے لئے فرض کر لیجئے کہ یہ غلطی نادانستہ طور پر ہوئی اس کے باوجود سوال یہ ہے کہ اس غلطی کا تقاضہ کے بعد اعادہ کیوں کیا گیا؟ اور پھر اشتہار کے چھپنے کے آٹھ دن بعد تک "معذرت" شائع کرنے میں تاخیر کیوں کی گئی؟ اگر یہ غلطی نادانستہ تھی تو نہ صرف یہ کہ اس اشتہار کے دوبارہ شائع ہونے کی نوبت نہ آتی، بلکہ ۸ مارچ کو شائع ہونے ———— والے اشتہار پر ۱۰ تاریخ ۹ مارچ کو معذرت شائع ہو جاتی، علاوہ ازیں یہ سوال پھر باقی رہتا ہے کہ جس خبیث نے یہ

کارٹون بنایا، "پیراگون" نے اس کے خلاف کیا کارروائی کی؟

ان حقائق کو سامنے رکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ یہ فعل نادانستہ نہیں ہوا، بلکہ آرٹسٹ نے دیدہ و دانستہ اپنے خبث و بدباطنی کا مظاہرہ کیا ہے، اور فداہ ابی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت کو جان بوجھ کر چیلنج کیا گیا ہے۔ لہٰذا "پیراگون" کمپنی کی یہ معذرت لغو و لایعنی ہے۔ اگر ان کے دل میں ذرہ بھر ایمان موجود تھا تو انہیں صاف صاف اپنے جرم کا اقرار کرتے ہوئے توبہ نامہ شائع کرنا چاہئے تھا، اور اس کا عنوان "معذرت" کی بجائے "توبہ نامہ" ہونا چاہئے تھا۔ اور اگر بزنس کمپنی، اخبار "ڈان" اور اخبار جنگ کے مالکان کے دل میں ایمانی غیرت کی کوئی رمق ہوتی تو انہیں اس اشتہار کی اشاعت کے تمام ذمہ داروں کے خلاف فوری کارروائی کرنی چاہئے تھی، اس لئے کہ یہ جرم ایسا سنگین ہے کہ اس میں چشم پوشی کی کوئی گنجائش نہیں۔

اور پھر یہ کہ فرض کر لیا جائے کہ یہ فعل نادانستہ ہوا، تو قانون کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ فرض کیجئے کہ فعل نادانستہ ہی ہوا۔ تب بھی سوال یہ ہے کہ اس کے لئے کسی توبہ نامہ کی، کسی کفارے کی اور کسی سزا کی ضرورت نہیں؟

قرآن کریم نے قتل خطا (نادانستہ قتل) کا ذکر کرتے ہوئے اس کی دو سزائیں ذکر کی ہیں، ایک یہ کہ مقتول کے وارثوں کو خون بہا ادا کیا جائے۔ دوم یہ کہ مومن غلام کو خرید کر آزاد کیا جائے، اور اگر مومن غلام کا حصول میسر نہ ہو تو دو مہینے کے متواتر "کفارہ" کے روزے رکھے جائیں۔ یہ قتل خطا کا کفارہ ہے۔ جس کو ذکر کرنے کے بعد حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں:

"توبة من الله" (النساء: ۹۲)

یعنی اس کفارہ کا ادا کرنا اس جرم سے توبہ کا وہ طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔

اس ارشاد ربانی سے واضح ہو جاتا ہے کہ نادانستہ قتل بھی ایک جرم ہے جس سے توبہ لازم ہے، اور توبہ کا طریقہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ مقرر کیا گیا ہے کہ اگر مومن بردہ میسر نہ ہو، جس کو آزاد کیا جائے، تو پھر دو ماہ کے روزے لگاتار بلاناغہ رکھے جائیں۔

اب غور کیجئے کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت ایک عام مسلمان کی جان کے برابر بھی نہیں؟ جب قرآن کریم نادانستہ قتل کو جرم قرار دیتا ہے، اس جرم سے توبہ کرنے کی تلقین کرتا ہے اور اس توبہ کا طریقہ تجویز کرتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی بے حرمتی اگر نادانستہ بھی فرض کر لی جائے تب بھی کیا یہ سنگین جرم نہ ہوگا۔ کیا اس سے توبہ کا اعلان ضروری نہ ہوگا اور کیا اس کے لئے کسی کفارہ اور کسی سزا کی ضرورت نہ ہوگی؟ کیا "پیراگون" والوں کا صرف یہ کہہ دینا کافی ہوگا کہ یہ فعل دانستہ نہیں ہوا، بلکہ غیر دانستہ طور پر ہوا ہے؟ کیا تعزیرات پاکستان کی رُو سے قاتل کا صرف یہ کہہ دینا کہ میں نے دانستہ قتل نہیں کیا اس کی رہائی کے لئے کافی ہے، اور اس کے بعد اس پر کوئی تعزیر لازم نہیں ہوگی۔

اور اگر یہی فعل ملک کے صدر محترم یا وزیر اعظم صاحبہ کے بارے میں نادانستہ طور پر سرزد ہو جاتا تو کیا ہوتا؟ کمپنیوں کے لائسنس ضبط کر لئے جاتے، اخباروں کے ڈیکلریشن منسوخ کر دیئے جاتے، ایڈیٹر کو معطل اور پرنٹر کے خلاف ——— فوری طور پر تادیبی کارروائی ہوتی۔ الغرض تمام ذمہ داروں کے خلاف کارروائی ہوتی اور حکومت کی پوری مشینری حرکت میں آجاتی، لیکن صد حیف کہ یہ سنگین جرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بارے میں سرزد ہوتا ہے، لیکن کسی کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی گویا کچھ ہوا ہی نہیں!

ع تفو! بر تو اے چرخ گرداں تفو!

سوم: "پیراگون" کے اشتہار میں کہا گیا ہے:

"ہم نہایت عجز و انکسار کے ساتھ اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں اور سرکار دوعالم کے غلام ہیں۔"

اول تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی وروحی وجسدی) کی ذات عالی سے ایسی ناپاک جسارت کرنے کے بعد "پیراگون" والوں کو اپنی مسلمانی اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے تھی۔

علاوہ ازیں گفتگو اس میں نہیں کہ اس ملعون اشتہار کو شائع کرنے والے مسلمان تھے یا ہندو، اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مدعی رسالت؟ گفتگو اس میں ہے کہ کیا ایسی ملعون گستاخی و بے ادبی کے بعد بھی وہ مسلمان کے مسلمان ہی رہے، یا اس گستاخی کی وجہ سے مرتد اور خارج از اسلام ہو گئے؟ قرآن کریم کا فتویٰ یہ ہے کہ ایسے لوگ اگر پہلے مسلمان بھی تھے تو ایسی گستاخی کے بعد وہ کافر و مرتد ہو گئے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔ (التوبہ: ۶۵-۶۶)

"آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ تم ہنسی کرتے تھے؟ تم اب یہ بیہودہ عذر مت کرو، تم تو اپنے کو مومن کہہ کر کفر کرنے لگے۔"

جبار کارپٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
۴۔ این آر ایونیو، ایس ڈی ون بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون:۔ ۶۲۶۸۸۸

قرآن کریم یہ بھی بتاتا ہے کہ ایسے موذیانِ رسولؐ دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملعون ہیں اور دونوں جہانوں میں ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ○ (الاحزاب: ۵۷)

"بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

قرآن کریم نے یہ بھی بتایا کہ ایسے ملعون واجب القتل ہیں، ایسے موذی جہاں ملیں ان کو قتل کر دیا جائے:

مَّلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ○ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ○ (الاحزاب ۶۱-۶۲)

"وہ بھی ہر طرف سے پھٹکارے ہوئے جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان (مفسد) لوگوں میں بھی اپنا یہی دستور رکھا ہے جو پہلے ہو گزرے ہیں، اور آپ خدا کے دستور میں کسی شخص کی طرف سے رد و بدل نہ پاویں گے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ کے دور میں ایسے موذیانِ رسولؐ کو واجب القتل اور مباح الدم قرار دیا گیا۔ ابن خطل کا واقعہ تو مشہور ہے کہ اس خبیث کو توہینِ رسالت کے جرم میں عین اس وقت قتل کیا گیا جب کہ وہ غلافِ کعبہ سے لپٹا ہوا تھا۔ عبداللہ بن ابی سرح جو مرتد ہونے کے بعد تائب ہو کر آئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اسلام قبول کرنے میں دیر تک توقف فرمایا، بالآخر ان کی بیعت قبول فرمالی، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا، "تم میں ایک آدمی بھی ایسا نہ نکلا کہ جب میں نے اس کی توبہ قبول کرنے میں توقف کیا تھا تو اٹھ کر اسے قتل کر دیتا۔" ابو رافع یہودی کو اسی جرم میں جہنم رسید کیا گیا۔ جس کے قتل کا واقعہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ موذیِ رسولؐ کی ایک ہی سزا ہے اور وہ ہے قتل۔ جن حضرات کو ان واقعات کی تفصیل دیکھنے کا شوق ہو وہ حافظ ابن تیمیہؒ کی کتاب "الصارم المسلول" اور علامہ ابن السبکی کی کتاب "السیف المسلول" کا مطالعہ فرمائیں۔

قرآن و سنت کے ان حوالوں کی روشنی میں تمام فقہائے امت اس پر متفق ہیں کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت و بے ادبی کا ارتکاب کریں، اگر وہ پہلے مسلمان تھے تو اس جرم کے بعد وہ مرتد اور واجب القتل ہیں، چنانچہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کتاب الخراج میں لکھتے ہیں:

وأیما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ وبانت منہ زوجتہ، فان تاب والا قتل۔ (کتاب الخراج ص ۱۸۲)

"جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی، یا آپ کی کسی بات کو جھٹلایا، یا آپ میں کوئی عیب نکالا یا آپ کی تنقیص کی وہ کافر و مرتد ہو گیا اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا، پھر اگر وہ اپنے اس کفر سے توبہ کر کے اسلام و نکاح کی تجدید کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔"

علامہ شامیؒ "تنبیہ الولاۃ والحکام" میں علامہ تقی الدین سبکیؒ کی کتاب "السیف المسلول علیٰ من سب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" سے نقل کرتے ہیں:

"قال الامام خاتمۃ المجتہدین تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ السیف المسلول علی من سب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم قال القاضی عیاض اجمعت الامۃ علی قتل منتقصہ من المسلمین وسابہ قال ابوبکر ابن المنذر اجمع عوام اہل العلم علی ان من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ القتل وممن قال ذلک مالک بن انس واللیث واحمد واسحٰق وہو مذہب الشافعی قال عیاض وبمثلہ قال ابوحنیفۃ واصحابہ والثوری واہل الکوفۃ والاوزاعی فی المسلم وقال محمد بن سحنون اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والمتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالیٰ ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر وقال ابوسلیمان الخطابی لا اعلم احدا من المسلمین اختلف فی وجوب قتلہ اذا کان مسلما۔"

(رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۳۱۶)

"امام خاتمۃ المجتہدین تقی الدین ابی الحسن علی بن عبدالکافی السبکیؒ اپنی کتاب "السیف المسلول علی من سب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" میں لکھتے ہیں کہ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اجماع ہے کہ مسلمانوں میں سے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص کرے اور سب و شتم کرے وہ واجب القتل ہے، ابوبکر ابن المنذر فرماتے ہیں کہ تمام اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب و شتم کرے اس کا قتل واجب ہے، امام مالک بن انس، امام لیث، امام احمد اور امام اسحٰق اسی کے قائل ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اسی طرح کا قول امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب سے اور امام ثوریؒ سے اور اہل کوفہ سے اور امام اوزاعیؒ سے شاتم رسولؐ کے بارے میں منقول ہے، امام محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ علماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب و شتم کرنے والے اور آپ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے کفر پر اجماع کیا ہے، اور ایسے شخص پر عذابِ الٰہی کی وعید ہے اور جو شخص ایسے موذی کے کفر و عذاب میں شک و شبہ کرے وہ بھی کافر ہے، امام ابوسلیمان الخطابیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی ایسا مسلمان معلوم نہیں جس نے ایسے شخص کے واجب القتل ہونے میں اختلاف کیا ہو۔"

اور علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

"فنفس المؤمن لا تشتفی من ھذا الساب اللعین، الطاعن فی سید الاولین والآخرین الا بقتلہ وصلبہ بعد تعذیبہ وضربہ فان ذلک ھو اللائق بحالہ، الزاجر لامثالہ عن سیئ افعالہ۔"

(رسائل ابن عابدین ص ۳۲۴ ج ۱)

"جو ملعون اور موذی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عالی میں گستاخی کرے اور سب و شتم کرے اس کے بارے میں مسلمانوں کے دل ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک کہ اس خبیث کو سخت سزا کے بعد قتل نہ کیا جائے یا سولی پر نہ لٹکایا جائے، کیونکہ وہ اسی سزا کا مستحق ہے، اور یہ سزا دوسروں کے لئے موجب عبرت ہے۔"

میں نے یہ چند حوالے بطور نمونہ نقل کئے ہیں، ورنہ مذاہبِ ائمہ کی کتابوں میں اس قسم کی بے شمار تصریحات موجود ہیں۔ اور علمائے امت نے اس مسئلہ پر مستقل کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت و بے ادبی کرنے والوں کے بارے میں تمام فقہائے امت کا فتویٰ یہ ہے کہ ایسے لوگ اگر پہلے مسلمان تھے تو اس گستاخی کے بعد وہ کافر و مرتد ہو گئے، ان کا نکاح ٹوٹ گیا، ان پر لازم ہے کہ اپنے اس کفر و ارتداد سے توبہ کریں، از سرِ نو اسلام لائیں، اپنے نکاح کی تجدید کریں، اور اگر ان پر حج فرض ہے تو دوبارہ حج بھی کریں خواہ پہلے حج فرض ادا کر چکے ہوں، کیونکہ اس ارتداد کی وجہ سے ان کی سابقہ تمام نیکیاں اکارت ہو گئیں۔

اس پر تمام ائمہ فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر ایسے موذی اپنے کفر سے توبہ نہیں کرتے اور اپنے ایمان و نکاح کی تجدید نہیں کرتے تو یہ مرتد اور واجب القتل ہیں، لیکن اس مسئلہ میں اختلاف ہوا ہے کہ توبہ کے بعد ان سے سزائے قتل ساقط ہو جائے گی یا نہیں؟ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ایسا جرم ہے کہ توبہ کے بعد بھی سزائے قتل ساقط نہیں ہوتی، بہت سے فقہائے حنفیہ و شافعیہ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے، لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا راجح قول یہ ہے کہ توبہ کرنے اور دوبارہ اسلام لانے کے بعد ان سے سزائے قتل ساقط ہو جائے گی، اس مسئلہ کی تفصیل حافظ ابن تیمیہؒ کی کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول"

میں، علامہ تقی الدین سبکیؒ کی کتاب "السیف المسلول علی من سب الرسول" میں، قاضی عیاضؒ کی "الشفا" میں اور علامہ شامیؒ کے رسالہ "تنبیہ الولاۃ والحکام علی شاتم خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم" میں ملاحظہ فرمائی جائے۔ بہرحال اس پر اتفاق ہے کہ توبہ کے بعد بھی ایسے لوگوں پر مناسب تعزیر جاری کرنا لازم ہے۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی مجریہ ایکٹ ۳ ۱۹۸۶ء میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے سزائے موت تجویز کی گئی ہے، جس کا اقتباس درج ہے:

**[295-C. Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet : Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine.

"۲۹۵ (سی) نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا استعمال

جو شخص الفاظ کے ذریعے خواہ زبان سے ادا کئے جائیں یا تحریر میں لائے گئے ہوں، یا دکھائی دینے والی تمثیل کے ذریعہ یا بلا واسطہ یا بالواسطہ تہمت یا طعن یا چوٹ کے ذریعہ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے اس کو موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ہمارے ان پولیس کے اداروں کو "قانون نافذ کرنے والے ادارے" کے طور پر تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن زیر بحث کیس میں پولیس کے اعلیٰ حکام نے، اور صدر مملکت سے لے کر صوبائی وزراء تک نے جو کردار ادا کیا، اس کا اظہار بھی ضروری ہے۔ کراچی کے ایک نوجوان وکیل جناب سید اقبال حیدر صاحب نے ڈی آئی جی پولیس کو درخواست دی کہ اس اشتہار کے ذمہ دار افراد کے خلاف مقدمہ رجسٹرڈ کیا جائے، لیکن ڈی آئی جی نے اس سے انکار کر دیا، اور ہزار کوشش کے باوجود اس نے مقدمہ رجسٹرڈ کرنے کی اجازت نہیں دی۔

اس کے بعد جناب اقبال حیدر صاحب نے "صدر محترم اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے نام درج ذیل درخواست رجسٹرڈ ڈاک سے بھیجی:

"محترم جناب! روزنامہ جنگ کراچی میں مورخہ ۱۰ مارچ کو "بونیز ا گارمنٹ" کا اشتہار شائع ہوا، جس میں جان بوجھ کر "بونیزا گارمنٹ" کے مالک، "پیر گولڈن ٹیبلیٹی" کے مالک اور ادارہ جنگ کے عملے نے یہودی لابی کی سازش کے تحت توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ اشتہار کی کاپی منسلک ہے۔

جناب عالی! اگر ان لوگوں کو قرار واقعی سزا نہ دی گئی تو آئندہ آپ ان حرکات سے کسی کو نہ روک سکیں گے، اور یہ واقعہ ایسے تمام مجرموں کے لئے حوصلہ افزائی کا موجب ہوگا۔ ویسے ہم مسلمان بھی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں گے!"

اس درخواست کی کاپی مع اشتہار کے حسب ذیل افراد کو بھیجی گئی:

وزیراعظم پاکستان	ہوم سیکرٹری سندھ
وفاقی وزیر داخلہ	اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی
وفاقی وزیر قانون	صوبائی وزیر داخلہ
متحدہ اپوزیشن لیڈر	آئی جی سندھ
وزیراعلیٰ سندھ	ڈی آئی جی کراچی
وزیراعلیٰ پنجاب	کمشنر کراچی
وزیراعلیٰ سرحد	میئر کراچی
وزیراعلیٰ بلوچستان	تمام تبلیغی ادارے

یہاں یہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ پریس کے قوانین کے تحت ملک میں جو اخبار، رسالہ یا کتاب چھاپی جاتی ہے اس کی کاپیاں صوبائی و مرکزی محکمہ اطلاعات کے علاوہ دیگر کئی اداروں کو بھیجنا لازم ہے، ورنہ حکومت میں متعدد شعبے اسی پر بھی مامور ہیں کہ ملک میں چھپنے والی ہر چیز کو بغور پڑھا جائے۔ تو ہر اہم اور ضروری چیز صدر مملکت، وزیراعظم، صوبائی گورنر، صوبائی وزرائے اعلیٰ اور محکمہ اطلاعات کے مرکزی و صوبائی وزراء کے علم میں لائی جائے۔

اس لئے مندرجہ بالا درخواست، جو "صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے نام بھیجی گئی اور جس کی کاپیاں وزیراعظم، وزرائے اعلیٰ اور دیگر ارباب اقتدار کو بھیجی گئیں، یہ کوئی ایسی اطلاع نہیں تھی جس سے جانے بیدار مغز ارباب حکومت بے خبر ہوں، اس کے باوجود ارباب اقتدار میں سے کسی نے اس درخواست کو لائق التفات نہیں سمجھا، گویا ہمارے "ارکان دولت" کی نظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کوئی اہمیت نہیں رکھتی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی بے حرمتی ایسی چیز نہیں جس پر کسی قانونی کارروائی کی ضرورت محسوس کی جائے۔ جس ملک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح توہین کی جاتی ہو اور اس کے ارباب حکومت مہر بلب ہوں، اور جہاں سلمان رشدیوں کا راج ہو، اہل نظر ہی بتا سکتے ہیں کہ ایسا ملک دار الاسلام ہے یا دار الکفر؟ کیا اس کے بعد ہمارے لئے قہر الٰہی سے بچنے کی توقع کی جا سکتی ہے؟

ہر طرف سے مایوس ہو کر جناب اقبال حیدر صاحب نے عدالت عالیہ سندھ میں ڈی آئی جی کے خلاف رٹ پٹیشن دائر کی ہے اور عدالت سے درخواست کی ہے کہ ڈی آئی جی کو حکم دیا جائے کہ توہین رسالت میں ملوث افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کریں۔ تادم تحریر یہ درخواست عدالت عالیہ کے فیصلے کی منتظر ہے، دیکھئے اسے لائق سماعت سمجھا جاتا ہے یا نہیں۔

یہ تمام صورت حال بادل نخواستہ زبان قلم پر آئی۔ میں ان دس کروڑ فرزندان اسلام سے جو قیامت کے دن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید رکھتے ہیں، صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ امت بانجھ ہو گئی ہے؟ اور اب اس میں کوئی غازی علم الدین شہید پیدا نہیں ہوتا جو اس قسم کے موذیان رسول کی نجاست سے خدا کی زمین کو پاک کرے۔

آخر میں، میں ان تمام افراد اور اداروں کے ارکان سے، جو اس سنگین گستاخی میں ملوث ہوئے ہیں، ان کی خیر خواہی کے لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تاویلات کے ذریعے اس بے ہودہ جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اخلاقی جرأت سے کام لے کر بذریعہ اخبار اپنے جرم کا اعتراف و اقرار کریں اور سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں توبہ کریں، اپنے اسلام کی تجدید کریں، اپنے نکاح دوبارہ پڑھائیں اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگیں، ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطش شدید کی چکی میں ایسے پیسیں گے کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہوگی۔ خدا کے قہر سے ڈریں اور اپنی دنیا و عاقبت برباد نہ کریں۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

"قال الامام السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ اعلانا وان اخترنا ان من اسلم وحسن اسلامہ تقبل توبتہ ویسقط قتلہ وھو ناج فی الآخرۃ ولکنا نخاف علی من یصدر ذلک منہ خاتمۃ السوء، نسال اللہ تعالیٰ العافیۃ فان التعرض لجناب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظیم وغیرۃ اللہ لہ شدیدۃ وحمایتہ بالغۃ فیخاف علی من وقع فیہ بسب او عیب او تنقص او امر ما ان یخذلہ اللہ تعالیٰ ولا یرجع لہ ایمان ولا یوفقہ لھدایتہ ولھذا نری الکفرۃ فی القلاع والحصون متی تعرضوا لذلک ھلکوا وکثیر ممن رأیناہ وسمعنا بہ تعرض لشیٔ من ذلک وان نجا من القتل فی الدنیا بلغنا عنھم خاتمۃ ردیۃ نسال اللہ تعالیٰ السلامۃ ولیس ذلک ببدع لغیرۃ اللہ لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم وما من احد وقع فی شیٔ من ذلک فی ھذہ الازمنۃ مما شاھدناہ او سمعناہ الا لم یزل منکوسا فی امورہ کلھا فی حیاتہ ومماتہ فالحذر کل الحذر والتحفظ کل التحفظ وجمع اللسان والقلب عن الکلام فی الانبیاء الا بالتعظیم والاجلال والتوقیر والصلاۃ والتسلیم وذلک بعض ما اوجب اللہ تعالیٰ لھم من

التطہیر ! (رسائل ابن عابدین ص۳۲ ج ۲)

ترجمہ " امام سبکیؒ فرماتے ہیں کہ اگرچہ ہم نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کے بعد تائب ہو جائے، دوبارہ اسلام قبول کرے اور حسن اسلام کا اظہار کرے اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور اس سے قتل کی سزا ساقط ہو جائے گی اور وہ آخرت میں ناجی ہوگا، لیکن جس شخص سے ایسی چیز صادر ہو، ہمیں اس کے حق میں سوءِ خاتمہ کا اندیشہ ہے" اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے " کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی کی بے ادبی نہایت سنگین جرم ہے اور اس معاملے میں حق تعالیٰ شانہ کی غیرت نہایت شدید ہے اس لئے جو شخص کسی ایسی چیز کا مرتکب ہو اس کے بارے میں شدید اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے توفیق سے محروم کر دیں اسے کا ایمان واپس نہ لوٹائیں اور اسے ہدایت کی توفیق نہ دیں "

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۔

تذییل

یہ ناکارہ نماز عصر تک "بصائر و عبر" کی مندرجہ سطور مکمل کر کے قبیل مغرب گھر پہنچا، مغرب کے بعد ایک دوست نے میرے نام ایک پرچہ بھیجا، جس میں تحریر تھا :

" بندہ آج بعد نماز ظہر کچھ دیر کے لئے سو گیا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ تو ایک بڑے مجمع کو وعظ کر رہا ہے۔ بندہ تیری بائیں جانب بالکل قریب بیٹھا ہے۔ تو نے مجھ سے کہا: سَيُصِيبُ کی آیت کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا ۸ ویں پارے میں ہے۔ تو نے کہا یہ نہیں، میں نے پھر عرض کیا کہ ۸ ویں پارے میں ہے اور یہ آیت پڑھ کر سنائی :

سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ۔ (الانعام ۱۲۴)

" عنقریب ان لوگوں کو، جنھوں نے یہ جرم کیا ہے، خدا کے پاس پہنچ کر ذلت پہنچے گی اور سزائے سخت ان کی شرارتوں کے مقابلہ میں " (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

تو نے کہا، صحیح ہے، میں اس خواب سے پریشان ہوں اور جب آیت کا ترجمہ دیکھا تو پریشانی اور بڑھ گئی "

اس ناکارہ نے ان صاحب کو جواب میں لکھا :

" میں آج سارا دن اسی آیت کا مضمون لکھتا رہا ہوں، شاید اسی کا اثر آپ کے قلب پر پڑا، خدا نہ کرے کہ ہم اس آیت کا مصداق بنیں "

یہ خواب اور اس آیت کا مضمون بھی اس ناکارہ کی تائید کرتا ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کی بے حرمتی کے جرم میں ملوث ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب سے نہیں بچ سکتے، اور ارباب اقتدار میں سے جو لوگ بھی ان مجرموں کی حمایت کریں گے وہ قہر الٰہی کا نشانہ بن کر رہیں گے، اس لئے ان پر لازم ہے کہ وہ صدق دل سے اس گناہ سے توبہ کا اعلان کریں اور اس کی تلافی کی کوشش کریں۔

بشکریہ ماہنامہ بینات مئی ۱۹۹۰ء

دجالی فتنہ اور اس کے ہتھکنڈے

عبد الرؤف نعمانی ۔ نچھکوہ

مرزا قادیانی نے نہ تو دعویٰ صاحب سیف، امام المسلمین ہونے کا دعویٰ کیا، نہ انہوں نے اس منصب کی خدمات یعنی سیاست اسلامی و قوم مسلمین انجام دیں۔ بلکہ وہ ساری عمر امت محمدیہ کی بدخواہی ایک غیر مسلم حکومت کی ماتحتی میں کرتے رہے۔

" پس وہ امام زماں یا خلیفۃ المسلمین نہیں ہو سکتے "

اب ان کے دعویٰ مہدویت کو دیکھئے جو وہ کہتے ہیں کہ " میں مہدی موعود ہوں۔ جس کے ظہور کے بارے میں احادیث نبویہ میں خبر ہے "!

مرزا کا دعویٰ باطل ہے۔ کیوں کہ امام مہدی بھی منجملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے ایک خلیفہ اور امام ہوں گے۔ جو صاحب سیف اور حاکم عادل اور مجاہد و غازی ہوں گے ۔

پس مرزا والی حکومت ہی نہ ہوئے، تو امام مہدی کس طرح ہو سکتے تھے؟

کتب حدیث میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ وغیرہ صحابہ کرامؓ سے امام مہدی کے متعلق جو احادیث وارد ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کا قرب، ظہور قرب، قیامت کی علامات میں سے ہے۔ اور ان کی شان یہ ہوگی کہ :-

(۱) ان کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ کے نام پر ہوگا یعنی محمد،

(۲) ان کے باپ کا نام عبد اللہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کا نام ہوگا،

(۳) وہ خاتون جنت فاطمۃ الزہراؓ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فرزندوں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی اولاد میں سے ہوں گے، یعنی حسنی حسینی سید۔

مرزا قادیان ان تینوں میں فیل نظر آتا ہے۔

چنانچہ :-

(۱) مرزا کا نام غلام احمد تھا۔

(۲) باپ کا نام حکیم غلام مرتضیٰ تھا۔

(۳) مرزا تو مغل سے تھا نہ کہ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، جیسا کہ لفظ مرزا بتا رہا ہے۔

(۴) چوتھا یہ کہ امام مہدی ملک عرب کے والی حکومت ہوں گے، اور مرزا عرب کا بادشاہ تو کجا قادیان کا نمبردار بھی نہ تھا۔

(۵) امام مہدی کی بیعت بین الرکن والمقام ہوگی۔ یعنی خانہ کعبہ کے رکن یمانی اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان ہوگی۔ لوگ ان کی بیعت لینا چاہیں گے اور وہ بیعت لینے سے بھاگیں گے۔ لیکن پھر لوگوں کے اصرار سے بیعت لیں گے۔ اور پھر جہاد کریں گے۔

ادھر مرزائے قادیانی خود لوگوں کے پیچھے پڑتے تھے کہ میری بیعت کرو۔ مجھ کو امام مانو، لیکن جہاد کی نسبت کہتے ہیں کہ اب موقوف ہے۔ جو اس کا نام لے وہ کافر ہے؟

حدیث کی رو سے امام مہدی کی بیعت کا رکن یمانی اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان واقع ہونا مسلّم ہے۔ لیکن مرزا کو حج نصیب ہی نہیں ہوا۔ ساری عمر قادیان کے کونے میں بیعت لیتے رہے۔ نہ خانہ کعبہ پہنچے۔ نہ وہاں جا کر بیعت کی۔ اور تحصیل زر کرتے رہے۔ جو حقیقۃ

باقی ص۱۷ پر

عجائبات

مرزا قادیانی کے حالات زندگی ان کی اپنی تحریر کی روشنی میں

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر

مرزائیت کوئی مذہب نہیں۔ مذہب کی توہین ہے اسلام کا فرقہ نہیں اسلام کا مضحکہ ہے۔

مرزا قادیانی کی تعلیمات ان کے ارشادات "ان پر نازل شدہ وحی والہامات، پھر یہ عجائبات اور پھر ان سب پر مستزاد کہ مجھے مانو، کافر، مشرک اور ولد الزنا کنجر زادے ہو" کی کر دہ کیا یہ انسانیت کے ساتھ مخول یا تمسخر نہیں جو حقیقت مرزا قادیانی نے دنیا کو بد سونپا یا ہے؟

کاش ہمارے "لاہوری" دوست مرزا صاحب کے ارشادات کو بغور پڑھیں اور اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کریں کیونکہ یہ دین کا سوال ہے اور اسی پر آخرت کا دارو مدار ہے

مرغ، بلی اور چوہا

مرزا قادیانی لکھتا ہے دو یا چند آدمی سامنے ہیں ایک چادر میں کوئی شے ہے ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے۔ مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔

(البدر جلد ۲ ۱۹۰۵ء و مکاشفات صـ ۴۲)

مرزا قادیانی کے الہام کنندہ نے بلی کر چوہے کی خوب کی ضرب المثل سچ کر دکھائی معلوم ہوتا ہے ایسی بہادر اور خوفناک قسم کی بلی تھی کہ جس سے مرزا جی کے بکرے تک کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔

خلیفہ قادیان اور امت مرزائیہ کو چاہیے کہ آئندہ ربوہ کے سالانہ جلسہ میں اس بلی کے لئے ہدیہ تشکر کی قرار داد منظور کریں کہ اس بلی نے مرغوں، بکرے اور خود مرزا قادیانی کی طرف توجہ نہ کی اگر وہ حملہ آور ہوتی تو مرغوں، بکروں اور خود جناب "نبوت مآب" کی خیر نہ تھی۔

شعر: رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

مرغی کا الہام

مرزا قادیانی لکھتا ہے "رویا" دیکھا ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا وہ یہ ہے۔ ان کنتم مسلمین۔ اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں پھر الہام ہوا "انفقوا فی سبیل اللّٰہ کنتم مسلمین"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹۰۶ء مکاشفات صـ ۴۷)

مرزائیو! شکر کرو کہ تمہارے "مسیح موعود" کی روایتی بلی کو اس الہام کرنے والی مرغی کا علم نہیں ہوا اگر اسے پتہ چل جاتا۔ تو وہ اس مرغی کو مع الہام بغیر ڈکار لئے ہضم کر جاتی۔ لگے ہاتھ اتنا تو بتاؤ کہ جب مرزا جی کے سب فقرات یاد نہ رہے تو فرشتے کے لائے ہوئے الہام کس طرح یاد رہتے ہوں گے۔

سؤر کو الہام

میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی لکھتے ہیں۔ ایک جاہل شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نوکر تھا۔ اس پر ایک دن الہام کا چھینٹا بہ برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑ گیا وہ سو رہا تھا اسے الہام ہوا کہ اٹھ اور سور انماز پڑھ

(اخبار الفضل قادیان ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء صـ ۷)

سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے جیسے قادیانیوں کے مسیح موعود ویسا ان کو ویسی برکت، ویسا فرشتہ اور ویسا الہام ع

این خانہ ہمہ آفتاب است

کذاب فرشتہ

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں۔ "رویا" کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو۔ مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے مٹھی بھر کر روپے مجھے دیئے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الٰہی بخش کی طرح ہے مگر انسان نہیں فرشتہ معلوم ہوتا ہے اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے تو وہ اس قدر ہو گئے

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات ــــ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے "ٹیچی"

(مکاشفات صفحہ ۳۸)

مرزا جی کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں روپے ادا کرنے والا ٹیچی فرشتہ کذاب اعظم تھا۔ کسی عام انسان کے سامنے جھوٹ بولنا گناہ عظیم ہے۔ مرزائیوں کے "ظلی وبروزی نبی" کی خدمت میں کذب بیانی کذاب اکبر کا ہی حوصلہ ہو سکتا ہے مرزا صاحب نے پہلی دفعہ اپنے محسن اعظم فرشتہ سے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میرا کوئی نام نہیں مگر دوبارہ نام پوچھا تو اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ مرزا جی فرشتے نے یا پہلی دفعہ جھوٹ بولا یا دوسری دفعہ!

مرزائیو! جس نبی کے فرشتے جھوٹے اور کذاب ہوں اس نبی کی نبوت کا اعتبار؟ سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے

امی اُستاد کا فہمی شاگرد

حضرت مسیح موعود کو بھی یہ دعویٰ کہ آپ نے ظاہری علوم کہیں پڑھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ میرا ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا۔ وہ حقہ لے کر بیٹھا رہتا تھا کئی دفعہ پینک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی۔ ایسے اُستاد نے پڑھانا کیا تھا۔ (الفضل ۲۹/۱۱/۵)

گویا "حضرت صاحب" اس استاد سے پڑھتے پڑھاتے نہیں تھے۔ بلکہ اس سے جس فن میں وہ ماہر تھا کا استفادہ کرتے تھے۔ چنانچہ ذیل کی روایت سے اس بات کی تصدیق بھی ہو جاتی ہے

۱۔ میاں محمود احمد صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا۔ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی۔ اس کا بڑا جزو افیون تھا۔ اور یہ دوا کسی قدر حضرت خلیفہ اوّل حکیم نور الدین صاحب کو حضور مرزا صاحب چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔

(الفضل ۱۹ - ۷ - ۲۹)

۲۔ آپ کی عادت تھی کہ روٹی توڑتے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے۔ پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دسترخوان پر رکھے رہتے معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود ایسا کیوں کرتے تھے۔ مگر کئی دوست کہا کرتے تھے کہ حضرت صاحب یہ تلاش کرتے ہیں کہ ان روٹی کے ٹکڑوں میں سے کونسا تسبیح کرنے والا ہے اور کونسا نہیں (الفضل ۵ جولائی ۲۲)

۳۔ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ...... آپ چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھتے تھے۔ جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا اور والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے۔ تاکہ کھلنے میں آسانی

مرزائی غدارِ وطن ہیں

ایک موقع پر مرزا محمود نام نہاد خلیفہ دوم نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ ان کے پاس گاندھی آئے ہیں۔ وہ مرزا صاحب کے ساتھ ایک چارپائی پر لیٹنا چاہتے ہیں (تیاری کر کے لیٹ گئے) ذرا سی دیر کر کے اٹھ بیٹھے۔ اس سے نتیجہ نکالا کہ ہندو مسلم اتحاد ہو جائے گا۔ یہ تقسیم عارضی ہے۔ اللہ سارے ہند کو ایک اسٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے۔ اور سب کے گلے میں احمدیت (مرزائیت) کا جُوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اسی لئے ہمارا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے ... اگر کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہے۔ اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دُور ہو جائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں۔ کہ اکھنڈ ہندوستان بنے۔ (الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے۔ تو خوشی سے نہیں۔ بلکہ مجبوری سے اور پھر کوشش کریں گے کہ متحد ہو جائیں (الفضل ۵ اپریل، ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

میرا والد مرزا غلام مرتضےٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیرخواہ آدمی تھا جن کو دربار میں گورنری کی کرسی ملتی تھی۔ اور جن کا ذکر مسٹر گریفن کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے۔ (اشتہار واجب الاظہار کتاب البریہ صفحہ ۳ از مرزا غلام احمد قادیانی) عوام اور حکومت کے کان کھل جانے چاہئیں۔ اور ان کو سن لینا چاہیے کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ اگر بقائے اسلام اور بقائے ملک کے خواہشمند ہو تو ان ناسوروں کو نکال دینا چاہئے۔ ہر کلیدی آسامی سے برطرف کر کے جبراً ان کو اپنی حیثیت تسلیم کروائی جائے۔ پاکستان میں اصل تخریب کار یہی لوگ ہیں۔ ان ظالموں کا محاسبہ بہت ضروری ہے۔

مختاری فیل "مسیح موعود"

پھر یہ بھی تو دیکھئے کہ فخر رسل سید الانبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ سے ٹکر لینے والے منشی غلام احمد خیر سے رام جتنی قابلیت بھی نہیں رکھتے اور مختاری کا جو امتحان ہزاروں ہندو سکھ پاس کر گئے۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر امیر شاہ صاحب استاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے پر امتحان میں کامیاب نہ ہونے وہ دنیوی اشغال کے لئے بنائے نہیں گئے تھے (سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۳۸ - ۱۳۸)

یہ خوب اگر یا امتحان میں کامیاب ہوتا تو دنیوی اشغال کا پیش خیمہ تھا۔ مگر فیل اور ناکام ہونا مدارج نبوت کا ایک درجہ اور قصرِ مسیحیت کا ایک ضروری زینہ۔

سے جوابات کی خدا کی قسم لاجواب کی

چھوٹے میاں بشیر احمد صاحب کا یہ آخری فقرہ گورکھ دھندا ہی کا مصداق اور بہت دلچسپ ہے مگر اس سے زیادہ دلچسپ بڑے میاں محمود صاحب کا اشارہ ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں۔

۳۔ سوتی آزار بند میں آپ سے بعض اوقات گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۳)

۴۔ بعض اوقات جب حضور جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑھی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی۔ اور بارہا ایک کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا۔ اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی جوتا ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے۔ اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتا پہنتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ کیا کھا رہے ہیں۔ کہ جب ہم کھانا کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۵۸)

۵۔ بعض اوقات سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے ہیں۔ مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑھی پیر کی پشت پر آجاتی اور کبھی ایک جراب سیدھی اور دوسری الٹی۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۶)

۶۔ کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ ٹوپی عمامہ رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے ..... بستر پہ سر اور جسم کے نیچے لے جاتے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲)

اس سلسلہ میں چند مرویات با صفا کی روایت بھی سن لیجئے۔

۷۔ آپ کو یعنی (مرزا قادیانی کو) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض جیب میں رکھتے تھے۔ اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے (مقدمہ براہین احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۷ مرتبہ سراج الدین صاحب قادیانی)

۸۔ ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا۔ آپ نے (مرزا قادیانی نے) اس کی خاطر سے پہن لیا۔ مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ دایاں پاؤں بائیں طرف کے بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کے بوٹ میں ڈال دیتے تھے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔

(منکرین خلافت کا انجام صفحہ ۹۱ مصنف جلال الدین شمس صاحب)

۹۔ نئی جوتی جب پاؤں کو کاٹتی تو جھٹ ایڑھی بیٹھا لیا کرتے تھے اور اسی سبب سے سیر کے وقت گرد اڑ اڑ کر پنڈلیوں پر پڑ جاتی۔ حضور کبھی تیل سر مبارک پر لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے (اخبار الحکم قادیان ۵ ۳/۲/۲۱)

گو اس سلسلہ میں تفصیلات کا دامن زلف یار سے بھی دراز تر ہے تاہم اہل فکر و نظر کے لئے اشارہ کافی ہے

دریائے خوں بہانے سے اے چشم فائدہ
دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

یہ مُنہ اور مسور کی دال

آہ ! انسانیت کی بدقسمتی اور دین کی مظلومی ! کہ ذات شریف کو دسترخوان پہ بیٹھ کر روٹی کھانے، چابیاں سنبھالنے، اپنی شلوار کا آزار بند کھولنے، جراب اور جوتا پہننے، کاج میں بٹن دینے، استنجے کے ڈھیلے اور کھانے کے گڑ کو جدا جدا رکھنے، حتیٰ کہ سیر کے وقت چلنے اور داڑھی وغیرہ کو تیل لگانے کی تمیز نہیں۔ وہ دعوٰی کرتے ہیں تو صرف "نبوت" اور مسیحیت کے نہیں۔ بلکہ "افضل الانبیاء" سے تخت نبوت و رسالت اور سید المرسلین سے رشد و ہدایت چھیننے کے: ؎

بادہ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا
پھر دعوٰی ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

بقیہ:- سعید ابن جبیر

لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ پڑھا

حجاج اس کا منہ قبلہ سے پھیر دو اور نصاریٰ کے قبلہ کی طرف اس کا منہ کر دو کہ انہوں نے اپنے دین میں تفریق ڈالی اور اختلاف کیا چنانچہ فوراً پھیر دیا گیا سعید نے کہا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ الکافی بالسرائر (جدھر تم منہ کرو ادھر بھی خدا ہے جو بھیدوں کا جاننے والا ہے) حجاج اوندھا ڈال دو (یعنی زمین کی طرف منہ کر دو) سعید

وَفِیْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی ۝ مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ (طٰہٰ ع ۳)

ہم نے زمین ہی سے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ زندہ کر کے اٹھائیں گے۔ حجاج۔ اس کو قتل کر دو۔ میں تجھے اس بات کا گواہ بناتا ہوں۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ تو اس کو محفوظ رکھنا جب میں تجھ سے قیامت کے دن ملوں گا تو لے لوں گا اس کے بعد وہ شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ان کے انتقال کے بعد ان کے بدن سے بہت زیادہ خون نکلا جس سے حجاج کو بھی حیرت ہوئی اپنے طبیب سے اس کی وجہ پوچھی اس نے کہا اس کا دل نہایت مطمئن تھا اور قتل کا ذرا بھی خوف ان کے دل میں نہیں تھا اس لئے خون اصل مقدار پر قائم رہا بخلاف اور لوگوں کے کہ ان کا خون پہلے ہی خوف سے خشک ہو جاتا ہے۔

بقیہ:- دجالی فتنہ

الوحی میں مذکور ہے، اور اس طرق سے حاصل کردہ روپیہ زندگی میں خاص ذات اور اپنے اہل و عیال کیلئے خرچ کرتے رہے۔ اور موت کے بعد وارثوں کے لئے چھوڑ گئے

امام مہدی منتظر کی شان یہ ہوگی کہ ملک عرب کے والی ہوں گے، پھر فاتح عالم ہوں گے۔ بالخصوص فاتح قسطنطنیہ ہوں گے، افواج کفار پر غلبہ پاکر امت مسلمہ کو سیاسی عروج پر پہنچائیں گے۔ اور شریعت محمدیہ کے آئین پر دنیا کا نظم و نسق چلائیں گے۔

ادھر مرزائے قادیاں کی حالت یہ رہی ہے کہ وہ غیر اسلامی حکومت کے ادنیٰ ادنیٰ عہدیداروں کے سامنے خوشامدانہ عرضداشتیں پیش کرتے رہے۔ ان کی پناہ ڈھونڈتے رہے۔ اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مخالفت جہاد کے رسائل چھاپتے رہے۔ مسلمانوں کو آزاد کرانا، ممالک از دست رفتہ کو لینا۔ اور شریعت اسلامیہ کو نافذ کرنا تو در کنار اس کی پوری زندگی دجالی فتنوں کو ہوا دینے۔ اور جہاد کی مخالفت میں بسر ہوئی۔ دو قدم پر سے اپنی حفاظت اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے پولیس کی امداد طلب کرتا رہا۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ کی مداحی کے گیت گاتے رہے۔

مسئلہ کشمیر میں قادیانیت کا کردار

از: ڈاکٹر دین محمد فریدی، بھکر

مسئلہ کشمیر پاکستان اور کشمیری مسلمانوں کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے کشمیر کی جنت نظیر وادی مسلمانوں کے سرخ خون سے لالہ زار ہے اقوام متحدہ کا بے حس اور مسلم آزار ادارہ آج تک اس مسئلہ کو حل نہ کر سکا۔ مسلمانوں کی اکثریت والا یہ حصہ جو پاکستان کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے جسے بزور ہندوستان کا غلام بنا دیا گیا ہے یہ کیونکر ہوا اس کے پیچھے کس کا سازشی ذہن کام کر رہا ہے یہ داستان بہت طویل ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا قادیانی کشمیر کے بارے میں ہمیشہ سرگرم عمل رہا یہ مسئلہ پاکستان کے لئے پیدا کرنا خالصتاً قادیانی ذہن کی پیداوار ہے جسے ہمارے پاکستان کے آج تک آنے والے حکمران باوجود حقیقت جاننے کے پس پشت ڈالتے چلے آرہے ہیں۔ اور اس کا سدباب نہیں کر پاتے اور قادیانی جب بھی موقع دیکھتے ہیں پاکستان کے راستے میں مشکلات کھڑی کر دیتے ہیں کیونکہ قادیانی اس علاوہ اور خاص کر کشمیر میں حکومت کرنے کے خواب مدت سے دیکھ رہے ہیں۔ مگر یہ خواب ابھی تک دلوانے کی بڑھ چڑھ ثابت ہوا۔ سابق قادیانی سربراہ مرزا محمود نے ۱۳۔ فروری ۱۹۲۲ء کو کہا تھا کہ

"ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں"

پھر ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء کو یہ اعلان دیا کہ

"ملکی سیاست میں خلیفہ وقت سے بہتر اور کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ کی نصرت و تائید اس کے شامل حال ہوتی ہے"

پھر ۴ جون ۱۹۴۰ء کو گوہر افشانی کی کہ

"نہیں معلوم کب خدا کی طرف سے ہمیں دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہئے کہ دنیا کو سنبھال سکیں"

مرزا محمود نے اس سلسلہ میں اپنی سیاسی کوششیں بھی تیز تر کر دیں۔ قادیانیوں نے اپنی جماعت کے لیم تا سے کہ آج تک کسی مسلم تحریک میں نہ حصہ لیا تھا نہ کردار ادا کیا ملکہ

جگہ غداری کی مثال ریاست کشمیر کے مسلمانوں کی ہمدردی کے نام پر انہوں نے جولائی ۱۹۳۱ء میں نام نہاد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا کھڑاک رچایا اور اس کے خود ساختہ صدر بن گئے کشمیر کمیٹی کے نام پر کچھ مسلمان اکابرین کو اس میں شامل کر لیا جن میں شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے مگر حالات کا جائزہ لے کر علامہ مرحوم نے کشمیر کمیٹی سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اس طرح یہ بوسیدہ عمارت دھڑام سے گر پڑی۔ قادیانیوں کی کشمیر کے متعلق مصنوعی ہمدردی کا آشکارا تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۴۲۵ تا ۴۲۹ میں دوست محمد شاہد مرزا محمود کے حوالے سے لکھتا ہے کہ

۱۔ وہاں تقریباً اسی ہزار احمدی ہیں۔

۲۔ وہاں مسیح اول دفن ہیں اور مسیح ثانی (غلام احمد) کے پیروؤں کی بڑی جماعت آباد ہے۔

۳۔ جس ملک میں دو مسیحوں کا دخل ہو اس ملک کی فرمانروائی کا حق احمدیوں کو پہنچتا ہے۔

۴۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے نواب امام الدین کو گورنر بنا کر بھیجا تھا تو ان کے ساتھ مرزا قادیانی کے والد بطور مددگار گئے تھے۔

۵۔ حکیم نور الدین بھیروی مرزا محمود کے استاد اور خسر شاہی حکیم کے طور پر کشمیر میں ملازم رہے تھے۔

ان نکات کو سامنے رکھا جائے تو کشمیر کے ساتھ قادیانیوں کی دلچسپی سامنے آتی ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ کیوں پیدا ہوا؟ مسلمانوں کی غالب اکثریت والا حصہ ہندوستان کے قبضے میں کیسے گیا؟ اس میں بھی قادیانیوں کا ہاتھ ہے؟ ان سوالوں کے جواب میں بھی ایک ہی بات کہی جا سکتی ہے کہ ان سب معاملات کے پیچھے قادیانی کارستانی کارفرما ہے۔۔

باؤنڈری کمیشن کے سامنے جب پاکستان کا کیس پیش تھا تو مسلم آبادی کے لحاظ سے گورداسپور کا ضلع پاکستان کے حصہ میں آیا اور اس کا ڈپٹی کمشنر احمد حسین کمال مقرر ہوا تین دن تک ڈی سی آفس ہاؤس پر پاکستان کا پرچم لہراتا رہا مگر تین دن بعد ضلع گورداسپور ماسوا تحصیل شکر گڑھ کے ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا ضلع گورداسپور اگر پاکستان میں رہتا تو کشمیر کی سرحدیں کسی جانب سے بھی ہندوستان سے نہیں ملتی تھیں مگر یہ قادیانی سازش تھی کہ گورداسپور پاکستان سے کٹ گیا اور کشمیر اور نہری پانی کا مسئلہ پاکستان کے لئے کھڑا ہو گیا، ہوا یوں کہ جب باؤنڈری کمیشن میں کیس سماعت ہو رہا تھا تو قادیانی اپنے نقشے اور آبادی سمیت کمیشن کے سامنے پیش ہوئے اور گورداسپور کی ۰۰ ہزار قادیانی آبادی کو مسلمانوں سے علیحدہ پیش کر کے اپنی علیحدہ قادیانی ریاست کا مطالبہ کیا ان کو علیحدہ ریاست تو کیا ملتی ہندو اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اس سے فائدہ اٹھایا قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ کر کے آبادی کا تناسب نکالا اور ضلع گورداسپور میں تناسب کے لحاظ سے مسلمانوں کی آبادی گھٹ گئی ضلع ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا۔ ہندوستان کی سرحدیں کشمیر سے مل گئیں نہری پانی کا منبع بھی ہندوستان چلا گیا۔ ہندو نے اپنی فوجیں بزور کشمیر میں داخل کر دیں۔ مرزا محمود اپنی جان کے خوف سے پاکستان بھاگ آیا۔ مگر یہاں آ کر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا کشمیری حریت پسندوں نے جب اپنی آزادی کی جنگ لڑی تو کشمیری حریت پسندوں کی امداد کے بہانے فرقان بٹالین صرف قادیانی نوجوانوں نے قائم کی اور جنرل گریسی کمانڈر انچیف کی خاص عنایت سے سیالکوٹ کے نزدیک جموں کے محاذ پر واقع گاؤں معراجکے میں تعیناتی ہوئی۔ یہ وجہ ہے کہ کشمیری حریت پسند کبھی ہندوستان اور کشمیر کی رابطہ سڑک کو کاٹ کر آزادی حاصل نہ کر لیں۔ نیز کشمیری حریت پسندوں اور پاکستانی مسلح افواج کے راز جنرل گریسی کے ذریعے ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل آکن لیک کو پہنچانے کا سبب بھی بنے۔ بظاہر یہ بات معمولی ہے مگر حقیقت ہے کہ جب پاکستان ہندوستان میں جنگ چھڑی یا

دجّال ظاہر ہو گیا، دجّال عجم سے ہو گا

ایک شخص نے ایک کانے کو دیکھ کر کہا دجال کے ظاہر ہونے کا زمانہ آ گیا ہے۔ اس کانے نے جو عربی تھا کہا کہ وہ عجم کے شہر سے ظاہر ہو گا۔ عرب سے نہیں

(کتاب الاذکیاء ص۲۰)

جھگڑا ہیں ہو گئیں کشمیر کی وہ سرحدات اور سیالکوٹ کے محاذ پر تعیناتی قادیانی فوج ..... تھیں ان کی ہوئی اور مسلمانوں کی ظاہری فتح کو ان بد باطنوں نے شکست میں بدل دیا اس سعید پر بلا ضرف اس وجہ سے ہوا کہ قادیانی نہیں چاہتے کہ کشمیر کا مسئلہ پیدا ہو اور پاکستان خوش حال ہو۔

دوسرے یہ کہ قادیانیوں کے لئے قادیان مقدس ترین قیام ہے اور ان کے خود ساختہ نبی کا مولد و مسکن ہے ان کو ڈر تھا کہ اگر سیالکوٹ کی سرحد پر کسی مسلمان فوجی آفیسر نے مسلمان فوجوں کی کمان کی بھارت کی فوج کو وہاں سے پسپا ہوئی تو کوئی منچلا قادیان کے خود ساختہ بہشتی مقبرہ کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیگا ہمارا قادیان اسٹیٹ منصوبہ خاک میں مل جائے گا دراصل قادیانی پاکستان کو تو مشکلات میں پھنسا سکتے ہیں بھارت کو نہیں یہی وجہ ہے کہ وہ اکھنڈ بھارت کے آج بھی دل سے اتنے ہی خواہش مند ہیں جتنے مرزا محمود کے دور میں تھے کیونکہ انکا الہامی عقیدہ ہے کہ

میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔“

بیان مرزا محمود الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء

قادیانیوں کی یہ کوشش یوم تاسیس پاکستان سے جاری ہے یہی وجہ تھی کہ باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں نے اپنا کیس علیحدہ پیش کیا اور بھی مسلم جماعتیں موجود تھیں مگر وہ باؤنڈری کمیشن میں کچھ تو بالکل علیحدہ رہیں جیسے جماعت اسلامی اور مجلس احرار کچھ مسلم لیگ کے ساتھ تھیں جیسے جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ المشائخ کچھ کانگریس کے ساتھ جمعیۃ العلماء ہند مگر کسی نے بھی باؤنڈری کمیشن میں اپنا علیحدہ کیس ہی پیش نہیں کیا بلکہ پاکستان کو کمزور کرنے کا یہ کریڈٹ قادیانی جماعت کو ہی ملا کہ ان کے کیس کو بہانہ بنا کر گورداسپور کا ضلع پاکستان سے کاٹ دیا گیا اور تھری پانی اور کشمیر کا مسئلہ کھڑا ہوا۔ یہ ہی وہ کوشش تھی جو قادیانی ٹولہ کی اکھنڈ بھارت کے لئے شروع ہوئی۔ یہ نہیں بلکہ مرزا محمود نے پاکستان بننے کے بعد بھی اس عقیدہ کا برملا اظہار کیا کہ

”ہم نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ تقسیم اصولاً غلط ہے۔“

اور پھر مرزا محمود قادیان جانے کے لئے بیتاب تھے روزنامہ الفضل ۸ / مارچ ۱۹۴۸ء میں لکھتے ہیں کہ

”اگر حالات نے اجازت دی اور مشرقی پنجاب (انڈیا) میں جانوں کی حفاظت اور سلامتی کا یقین دلایا گیا تو ہم قادیان میں جو جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے واپس جائیں گے۔“

پھر اگلے روز نیا بیان داغتے ہیں۔ (الفضل ۱۹ مارچ ۴۸ء)

سارے مشرقی پنجاب میں قادیان اور صرف قادیان ہی وہ واحد مقام ہے کہ جہاں ہمارے آدمی بیٹھے ہوئے ہیں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے ہم اس جگہ رہیں گے۔ ہم وہاں بیٹھے ہیں اور سر آغا خویے دسویں دن انڈین یونین کو یہ لکھ دیتے ہیں کہ ہم انڈین کے وفادار باشندوں کی حیثیت سے قادیان واپس آنا چاہتے ہیں۔“

یہ ثبوت اس قدر خوفناک ہیں کہ دل لرز اٹھتا ہے سوچتا ہوں کہ پاکستان کے حکمرانوں کو کیا ہو گیا ہے یہ قادیانی وفادار بھی بھارت کے ہیں اور اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ اس خطہ زمین کو اکھنڈ بھارت پھر سے بنا دیں۔ مگر ملک کے اہم کلیدی اسامیوں پر بھی فائز یہی غدار ہیں جس کی وجہ سے اہم ملکی راز دشمن ممالک کو پہنچ جاتے ہیں۔ یہ موقع نہیں تفصیل کا جسے زیادہ معلومات کرنی ہیں وہ آغا شورش کاشمیری کی کتاب ”عجمی اسرائیل“ کا مطالعہ کر سکتا ہے اب آتا ہوں ۱۹۶۵ء میں جنگ جو پاکستان کے سر پر تھوپی گئی آغا صاحب لکھتے ہیں

”نواب کالاباغ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے واقعات پر گفتگو کرتے ہوئے راقم سے بیان کیا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ورنہ صورت حال کے پامال ہونے کا احتمال تھا۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ مرزائی پاکستان میں حصول اقتدار سے مایوس ہو کر قادیان پہنچنے کے لئے مضطرب ہیں۔ وہ بھارت سے مل کر بھارت سے لڑ کر ہر صورت میں قادیان چاہتے ہیں۔ اس غرض سے پاکستان کو بازی پہ لگانے سے بھی نہیں چوکتے ایک دن میرے ہاں جنرل اختر حسین ملک آئے اور میرے ملٹری سیکرٹری کرنل محمد شریف سے کہا کہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے پس و پیش کی اور اپنے سیکرٹری سے کہا کہ میں نے جنرل ملک سے اگر ملاقات کی تو صدر ایوب جو مجھ سے پہلے ہی بدظن ہو چکے ہیں اور بدظن ہوں گے اور یہ حسن اتفاق ہے کہ میں بھی اعوان ہوں جنرل ملک بھی اعوان ہے اور تم (ملٹری سیکرٹری) بھی اعوان ہو۔ صدر ایوب کے کان میں الطاف حسین (ڈان) نے بات ڈال رکھی ہے کہ اس سے کسی امریکن نے کہا ہے کہ نواب کالاباغ ایوب خان کے خلاف (در پردہ خود صدر بننے) کی سازش کر رہا ہے اس وقت تو جنرل ملک بھی لوٹ گئے چند دن بعد نتھیا گلی میں ملاقات کا موقع پیدا کر لیا کہنے لگے ہیں صدر ایوب کو آمادہ کروں کہ یہ وقت کشمیر پر چڑھائی کرنے کے لئے بہترین ہے یقین ہے کہ ہم کشمیر حاصل کر پائیں گے، مجھے بہت حیرت ہوئی کہ بیٹھے بٹھائے جنرل کو کیا سوجھی؟ بہرحال میں نے عذر کر دیا کہ میں نہ تو فوجی ایکسپرٹ ہوں نہ مجھے جنگ کے مبادیات کا علم ہے آپ خود ان سے تذکرہ کریں انہوں نے کہا کہ صدر نہیں مانتا وہ کہتا ہے کہ اس لڑائی کے بعد جلد بھارت براہ راست پاکستان کی بین الاقوامی سرحدوں پر حملہ کر دے گا میں نے کہا صدر مجھ سے پہلے ہی بدگمان ہے وہ لازماً خیال کرے گا کہ اعوان اس کے خلاف کوئی سازش کر رہے ہیں۔“

جنرل اختر ملک مجھ سے جواب پا کر چلے گئے۔ اس اثناء میں سی آئی ڈی کی معرفت مجھے ایک دستی اشتہار ملا جو آزاد کشمیر میں کثرت سے تقسیم کیا گیا تھا اس میں لکھا تھا کہ ریاست جموں و کشمیر انشاء اللہ آزاد ہو گی اور اس کی فتح و نصرت احمدیت کے ہاتھ ہو گی۔“ (پیش گوئی مصلح موعود)

اور میرے لئے یہ نا قابل فہم نہ تھا کہ جنرل اختر ملک احمدی

باقی صفحہ ۲۶ پر

تیس دجال

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا .... اور یہ کہ امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابو داؤد کتاب الفتن)

حیاتِ عیسیٰؑ کی عقلی حیثیت

حضرت مولانا بہ رعالم صاحب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ میں رفع و نزول کی سرگزشت بیشک عجیب ہے۔ لیکن اس پر غور کرنے سے قبل سب سے پہلے یہ سوال سامنے رکھنا چاہیئے کہ یہ مسئلہ کس دور اور کس شخصیت کے ساتھ متعلق ہے۔ کیوں کہ دنیا کے روز مرہ معمولی واقعات بھی زمانہ اور شخصیتوں کے اختلاف سے بہت مختلف ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی تصدیق و تکذیب میں بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے اسی زمین پر ایک خطہ زمین ایسا بھی ہے۔ جہاں مہینوں کی رات اور مہینوں کا دن ہوتا ہے۔ اور ان ہی سمندروں میں ایک سمندر ایسا بھی ہے۔ جس پر مسافر خشکی کی طرح سواریوں پر چلتے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کا اختلاف بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ شجاعت و طاقت اور دانائی و فرزانگی کے وہ بعید سے بعید کارنامے جو رستم اور اسفندیار، افلاطون اور بقراط، ارسطو اور سینا وغیرہ کے حق میں بے تامل قابل تصدیق سمجھے جاتے ہیں۔ وہ عام انسانوں کے حق میں بڑے تامل کے بعد بھی مشکل قابل تصدیق ہو سکتے ہیں پس صرف عام انسانوں کے حالات کے لحاظ سے یا صرف اپنے دور اور اپنے زمانہ کے حالات پر قیاس کر کے کسی صحیح واقعہ کا انکار کر دینا کوئی معقول طریقہ نہیں ہے۔

لہٰذا مسئلہ نزول پر بحث کرنے کے وقت بھی سب سے پہلے اس پر غور کر لینا ضروری ہے۔ کہ یہ واقعہ کس دور اور کس زمانہ سے پھر کس شخصیت سے متعلق ہے۔

جب آپ ان دو سوالوں پر محققانہ نظر ڈالیں گے۔ تو پوری وضاحت سے یہ ثابت ہوگا کہ یہ واقعہ تخریب عالم یعنی قیامت کے واقعات کی ایک کڑی ہے۔ اور تخریب عالم کا ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو عالم کے تعمیری دور کے واقعات سے ملتا جلتا ہو۔ پس اگر تخریب عالم کے وہ سب واقعات جو تعمیر دنیا کے واقعات سے مختلف ہونے کے باوجود قابل تصدیق ہیں۔ تو پھر اس ایک واقعہ کی تصدیق میں آپ کو تامل کیوں ہے۔

آپ تخریب عالم کے واقعات کا پر نظر ڈالیں گے تو وہ بھی عجیب در عجیب ہی نظر آتے ہیں یعنی کبھی نہ پھٹنے والے آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ آفتاب و ماہتاب بے نور ہو جائیں گے یہ تمام روشن ستارے بے نور ہو کر گر پڑیں گے۔ اور کبھی جنبش نہ کرنے والے یہ بڑے بڑے پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے نظر آئیں گے۔ اور یہ سارا کا سارا عالم ہستی عدم محض اور صرف نیستی کے تحت آجائے گا یا اور ان جیسے بہت سے عقل سے بالاتر واقعات کی بیان کی ذمہ داری بھی خود قرآن کریم نے ہی اٹھائی ہے۔ اب اگر آپ ان کی تصدیق کا فیصلہ موجودہ عالم کے واقعات سے پیش نظر کرنے بیٹھ جائیں۔ تو آپ کوئی صحیح فیصلہ نہیں کر سکیں گے۔ لیکن ہاں جب آپ عالم کی تخلیق اور اس کی تخریب کے دونوں سرے ملا کر دیکھیں گے تو دونوں آپ کو بالکل یکساں صورت میں نظر آئیں گے۔۔

پس چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مسئلہ بھی عالم کے درمیانی واقعات کا مسئلہ نہیں بلکہ تخریب عالم کے واقعات کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس لئے اپنی جگہ وہ بھی معقول ہے۔

اس کے بعد جب آپ غور کریں گے کہ یہ پیشگوئی ہے کسی شخصیت کے متعلق، وہ شخصیت کسی عام بشری سنت کے تحت کوئی بشر ہے۔ یا ان سے کچھ الگ ہے۔ تو آپ کو یہی ثابت ہوگا کہ وہ صرف عام انسانوں ہی سے نہیں بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں بھی سب سے الگ اور سب سے ممتاز خلیفہ کا بشر ہے۔ جتنے بھی انسان ہیں۔ وہ سب مذکر و مونث کی دو نطفوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسے انسان ہیں۔ جن کی تخلیق صرف ایک صنف انسانی سے وجود میں آئی ہے۔ پھر یہی تمثیل جبرائیلی اور نفخ ملکی اور تکلم فی المہد کے واقعات اور بھی عجیب تر ہیں۔ ان کے معجزات دیکھئے تو وہ بھی کچھ نرالی شان رکھتے ہیں۔ ان میں ہر ہر معجزہ ایسا ہے.........

جس میں "باذن اللہ" کی قید ان کے گذشتہ دور حیات میں ملکیت کا اتنا غلبہ ہے کہ کھانے پینے، رہنے سہنے، شادی و نکاح کا کوئی نظم و نسق ہی نہیں ملتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا وہ ان سب ضروریات سے منزہ و مبرا فوق شئ کے ایک فرشتہ ہیں۔ آپ ان امور کو سامنے رکھیں گے۔ تو آپ حیات مسیح میں کوئی استبعاد محسوس نہیں کریں گے۔

باقی ص ۲۶ پر

حیات مسیح پر موجودہ دور کے محقق کا ایک حوالہ

از مولانا منظور احمد الحسینی

س :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ خاتم الانبیاء ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں کیسے نازل ہوں گے ؟

ج :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔ اپنی شریعت (انجیل) کے مطابق نہیں۔

اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت اپنے وقت کے گذرنے کے ساتھ منسوخ ہو گئی۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی شریعت پر عمل آپ کے دور میں حکمت کے عین مطابق تھا۔ (مگر اب دور محمدی ہے۔ اس میں نہیں) پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نزول کے بعد) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی طرح ہوں۔ اور امت محمدیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی طرح ہوں اور امت محمدیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت جاری کرنے کے لئے آپ کے نائب ہوں۔ اور یہ بات ہمارے اس عقیدہ کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور پختہ بنا دیتی ہے۔ (الجواہر الکلامیہ فی العقیدۃ الاسلامیہ لشیخ طاہر الجزائری الفرس بنایۃ الایمان بیروت طبع اولیٰ ۱۹۸۶ء)

قسط اوّل

حضرت مسیحؑ کی قبر کشمیر میں نہیں

حضرت مسیحؑ کی قبر کشمیر میں نہیں

فرقہ مرزائیہ کے بانی غلام احمد صاحب قادیانی ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے شروع میں تین استادوں سے علم حاصل کیا۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک "براہین احمدیہ" نامی ضخیم کتاب لکھی۔ آپ نے مسیح موعود، مہدی مسعود، محدث، امام الزماں، مجدد، ملہم، مامور، نبی، رسول، کرشن، اوتار وغیرہ ہونے کے تیس سے زیادہ دعاوی کئے۔ آپ نے اپنی اکثر کتابوں میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات پر زور دیا ہے۔ اور دعوے مسیحیت کی بنیاد اسے ٹھہرایا ہے چنانچہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ ہمارے اور مخالفین کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات حیات ہے۔ اگر حضرت عیسےٰ درحقیقت زندہ ہیں۔ تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں۔ اگر وہ درحقیقت قرآن کریم کی رو سے فوت شدہ ہیں۔ تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے۔ اس کو سوچو" (تحفہ گولڑویہ شریف، طبع ثانی صفحہ ۱۹۶ کا حاشیہ)

اس وقت ناظرین کی توجہ ایک اور امر کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتابوں مثلاً ایام الصلح، کشتی نوح، اعجاز احمدی، تذکرۃ الشہادتین، حقیقۃ الوحی، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، نصرۃ الحق، مواہب الرحمٰن، کتاب البریہ، ست بچن، راز حقیقت، کشف الغطا، الہدیٰ، تحفہ گولڑویہ، مسیح ہندوستان میں، تحفہ غزنویہ، اور نور القرآن میں لکھا ہے کہ:۔

"جو سری نگر میں محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے۔ وہ درحقیقت بلاشک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے" (راز حقیقت ص۲۰)

اس عقیدے اور دعوے پر جو دلائل مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کی طرف پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کو نمبروار درج کرکے ساتھ ہی ان کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت

والیہ انیب

قادیانی دلیل نمبر ایک

کتاب کشتی نوح صفحہ ۱۶ کا حاشیہ و صفحہ ۶۹، اعجاز احمدی صفحہ ۱۹۔ تذکرۃ الشہادتین ص۲۷، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۲۸ و ۲۲۹، حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ کا حاشیہ و صفحہ ۲۳۲، رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۰۲ء ص۴۲۹، ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۰۲ء ص۴۳۶۔ ریویو بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۲ء ص۴۹۱، اخبار الحکم مورخہ ۲۱ و ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص۱۰، اخبار الحکم مورخہ ۲۱ و ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص۱، اخبار الحکم مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۱۵ء ص۱، الحکم مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء ص۸، الحکم مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص۸، اخبار بدر مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء ص۵۶، الحکم مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء ص۲ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

"خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ یعنی حضرت عیسیٰؑ مر گیا۔ اور اس کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فاوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین

یعنی ہم نے عیسیٰؑ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا۔ جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفیٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریمؑ کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰؑ کی طرح مفقود ہے" (حقیقۃ الوحی ص۱۰۱ کا حاشیہ)

قادیانی دلیل کی تردید

الزامی جواب:۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کیا لکھ دیا کہ حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ حالانکہ مرزا صاحب ہی کی اپنی کتاب "اتمام الحجۃ" کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ ان کے ایک مرید مولوی سید محمد السعید طرابلسی نے ان کی طرف ایک خط لکھا تھا۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا:۔

"جو کچھ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق سوال کیا ہے۔ سو میں آپ کی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے۔ اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے۔ اور اب تک موجود ہے۔ اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے۔ اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے۔ اور اس کے اندر حضرت عیسےٰ کی قبر ہے۔ اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔ اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا۔ اور اس کو اورشلم بھی کہتے ہیں۔ اور بعد حضرت عیسےٰؑ کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیا رکھا گیا اور پھر فتوح الاسلامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام قدس کے نام سے مشہور ہے۔ اور عجمی لوگ اس کو بیت المقدس کے نام سے بولتے ہیں"

نوٹ ۱:۔ سید مولوی محمد سعید صاحب مرزائی کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی قبر شہر یروشلم کے بڑے گرجے میں ہیں۔ اور حضرت مسیح ناصری بیت اللحم نامی قصبہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا حقیقۃ الوحی ص۱۰۱ کے حاشیہ پر یہ لکھنا کہ حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں؟ سراسر غلط ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ "مسیح ابن مریم اسرائیلی ناصرہ کی بستی میں پیدا ہوا تھا" (کتاب منظور الٰہی ص۸۶ و ۲۴۹ و ۲۵۳) صحیح نہیں ہے۔

نوٹ ۲:۔ اس سے پیشتر مرزا صاحب نے اپنی کتاب ازالہ اوہام کے ص۴۷۳ پر لکھا تھا کہ

"یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا۔ پھر زندہ ہو گیا"

سو اس کے بارے میں ذیل میں مرزا صاحب کا ایک

ول درج کرتا ہوں۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

"ہاں ہم نے کسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی بلاد شام میں قبر ہے۔ مگر اب صحیح تحقیق ہمیں اس بات کے لکھنے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ واقعی قبر وہی ہے جو کشمیر میں ہے۔ اور ملک شام کی قبر زندہ درگور کا نمونہ تھی۔ جس سے وہ نکل آئے۔" (ست بچن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۴ نور القرآن ص ۴۲ کا حاشیہ تبلیغ رسالت جلد ۳ ص ۸۰ کا حاشیہ)

تحقیقی جواب: (۱) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی اکثر کتابوں میں اور ان کے مریدوں میں حکیم خدا بخش صاحب مرزائی نے کتاب "عسل مصفّٰی" قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے اپنی کتاب "ظہور المسیح" اور "ظہور المہدی" سید صادق حسین صاحب مرزائی مختار عدالت اٹاوہ نے رسالہ کشف الاسرار مولوی غلام رسول فاضل راجیکے نے رسالہ "التنقید" اور ان کے علاوہ رسالہ ریویو آف ریلجنز بابت ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء و ۱۹۰۶ء و ۱۹۲۵ء اخبار الحکم بدر۔ فاروق اور الفضل کے متعدد پرچوں میں اس امر پر زور دیا ہے کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم کی قبر ملک کشمیر کے شہر سرینگر کے محلہ خانیار میں ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ دل کھول کر دلائل قویہ کے ساتھ قادیانی مذہب کا باطل ہونا لکھوں۔ اب قادیانی دلیل کی تردید کی جاتی ہے۔ ذرا غور سے سنیئے۔

(۲) قرآن مجید کی سورۃ المؤمنین۔ پارہ ۱۸ کے رکوع ۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وجعلنا ابن مریم وامه آية و اويناهما
الى ربوة ذات قرار و معين

(ترجمہ) اور ہم نے حضرت ابن مریمؑ (یعنی مسیحؑ) اور اس کی ماں کو نشانی کیا۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایسی بلند زمین کی طرف پناہ دی۔ جو رہنے کی جگہ تھی۔ اور جہاں پانی جاری تھا۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ماں سے پیدا ہوئے۔ اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا۔ ان کی تلاش میں پڑا۔ ان کو بشارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے۔ ایک گاؤں کے نمبردار نے حضرت مریمؑ کو اپنی بیٹی رکھا۔ جب حضرت عیسیٰ جوان ہوئے۔ اس وطن کا بادشاہ مر چکا تھا۔ تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔ (موضح القرآن مطبع کرمی بمبئی ص ۴۵۰۔ تفسیر ترجمان القرآن جلد ۹ ص ۸۲۵)

(۴) کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ (مطبوعہ ۱۲۹۰ھ مطبع شاہجہانی بھوپال) کے ص ۴۲۹ پر ہے۔

"عیسیٰؑ بن مریمؑ ولادت او بعد مضی سہ صد و سال از سکندر است و قتل یحییٰؑ قبل از رفع او به سال شد و نصاری یحییٰؑ را یوحنا نامند و قصہ ولادت عیسیٰؑ منصوص قرآن است روح و کلمہ و عبد خدا است و نبی مرسل صاحب انجیل است و مریم عیسیٰ را اول بمصر برد و بعد دوازدہ سال بشام آورد و در قریہ ناصرہ نزول کرد۔ ولہذا سمیت النصاری چوں عیسیٰ دریں جا سی سالہ شد۔ او را وحی آمدن گرفت۔"

(۵) حضرت امام ابو جعفر محمد ابن جریر طبری کی کتاب تاریخ الامم والملوک جلد ۲ ص ۲۰ و ۲۱، تاریخ کامل ابن اثیر جلد اول ص ۱۲۵ و ۱۲۶ عماد الدین ابو الفداء کی تاریخ جلد اول ص ۳۵ تاریخ ابن خلدون کی جلد دوم کے ص ۱۴۶ پر بھی حضرت مریم صدیقہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ان کے ہمراہ ملک شام کو چھوڑ کر ملک مصر کی طرف جانا اور پھر وہاں سے واپس آکر شہر ناصرہ میں قیام پذیر ہونا لکھا ہے۔

(۶) اصل میں یہ بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ملک شام کے ایک قصبہ بیت لحم نامی میں پیدا ہوئے تھے۔ (اتمام الحجہ ص ۱۹، ۲۰ و ۲۱ کا حاشیہ۔ رسالہ التنقید ص ۴۲ و ۴۳)

آپ کی پیدائش کے وقت ہیرودیس ایک ظالم شخص حکمران تھا۔ وہ حضرت مسیح کو قتل کرنے کے در پے ہوا۔ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور حضرت مسیحؑ ملک شام کو چھوڑ کر مصر چلے گئے وہاں بارہ سال تک رہے۔ بادشاہ ہیرودیس کے مرنے کے بعد دونوں اپنے وطن واپس آئے۔ چونکہ ان دنوں یروشلم وغیرہ پر ہیرودیس کے بیٹے ارخلاوس کی حکومت تھی۔ اس لئے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور حضرت عیسےٰؑ دونوں صوبہ یہودیہ میں کوہ کارمل کے ایک فرحت افزا مقام "ناصرہ" نامی کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں ۱۸ سال تک رہے۔ حضرت مسیح تیس سال کی عمر میں ان قوموں کی تبلیغ کے لئے مامور کئے گئے۔ (عسل مصفّٰی حصہ اول ص ۲۰۸ کتاب طبقات الکبریٰ لامام ابن سعد جلد اول ص ۲۶) اسی واسطے حضرت عیسیٰؑ کو مسیح ناصری بھی کہتے ہیں۔

(۷) رسالہ ریویو آف ریلجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۷۱ اور کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے ص ۲۱ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"انجیل متی میں لکھا ہے کہ خداوند کے ایک فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کے کہا۔ اٹھ اس کے لڑکے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو بھاگ جا۔ اور وہاں جب تک میں تجھے خبر نہ دوں ٹھہرا رہ۔ کیونکہ ہیرودوس اس لڑکے کو ڈھونڈے گا کہ مار ڈالے۔"

(۸) رسالہ ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۱۳ء کے ص ۲۹۲ و ص ۲۹۳ پر ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی کا توبہ نامہ

۸ اور ۱۰ مارچ کو روزنامہ جنگ اور ڈان میں "بونزا اگارمنٹ" کا ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس میں ہم نے سنگین گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔ ہم بصد ندامت و شرمندگی اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ اشتہار ہماری لاعلمی اور متعلقہ شعبہ کی نادانستہ غفلت سے شائع ہوا۔ اور ہمیں اس کی اشاعت سے اتنا ہی صدمہ اور دکھ ہوا ہے۔ جتنا کسی مسلمان کو ہو سکتا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ واللہ العظیم! اگر ہمیں اس اشتہار کی اشاعت سے پہلے اس غلطی کا احساس ہو جاتا تو یہ اشتہار ہرگز شائع نہ ہوتا۔ ہم نہایت عجز و انکسار اور ندامت اور شرمساری کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں اس غلطی سے توبہ کرتے ہیں۔ اور تمام مسلمان بھائیوں سے معذرت خواہ ہیں اس سنگین غلطی کے مرتکب عملہ کے خلاف تادیبی کارروائی جاری ہے۔

ادارہ جنگ ۸ مئی ۱۹۹۰ء

دو گلیل کے علاقہ میں ایک شہر ناصرہ نام کا تھا۔ جو دراصل ایک پہاڑی پر بستا تھا۔ لوقا ۲۹/۴ اس جگہ حرم مقدس نے مصر سے واپس آکر اپنا جائے قرار بنایا تھا۔ ناصرہ بستی کا نام ناصرہ اس لئے ہوا کہ یہ لفظ نصرت سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں چھوٹا پودا۔ چنانچہ یسعیاہ ۱/۱۱ میں بعینہ یہ لفظ عبرانی میں موجود ہے۔ چونکہ مسیح اور اس کی والدہ مقدسہ مریم ایک مدت تک اس بستی میں رہے تھے اس لئے مسیح بھی مسیح ناصری کہلایا۔" (یوحنا ۴۶/۱)

قادیانی دلیل نمبر ۲

(۱) مرزا صاحب قادیانی۔ اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے صفحہ ۶۷ و ۶۸ پر ارشاد فرماتے ہیں:۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے اس ارادہ سے کہ پنجاب اور ہندوستان دیکھتے ہوئے پھر کشمیر کی طرف قدم اٹھاویں یہ تو ظاہر ہے کہ افغانستان اور کشمیر کی حد فاصل چترال کا علاقہ اور کچھ حصہ پنجاب کا ہے۔ اگر افغانستان سے کشمیر میں پنجاب کے رستے سے آویں تو قریباً اسی کوس یعنی ۱۳۰ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ اور چترال کی راہ سے سو کوس کا فاصلہ ہے لیکن حضرت مسیح نے بڑی عقلمندی سے افغانستان کا راہ اختیار کیا۔ تاکہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں جو افغان تھے فیض یاب ہو جائیں۔ اور کشمیر کی مشرقی حد ملک تبت سے متصل ہے۔ اس لئے کشمیر میں آکر با آسانی تبت جا سکتے ہیں اور پنجاب میں داخل ہو کر ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ قبل اس کے جو کشمیر اور تبت کی طرف آویں۔ ہندوستان کے مختلف ممالک کی سیر کریں۔ سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں۔ یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کی سیر کی ہوگی۔ اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے اس لئے یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے۔ اور اخیر مارچ یا اپریل کی ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا۔ اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے۔ اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہوگی۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی نسل ہوں۔"

(۲) کتاب تحفہ گولڑویہ (طبع ثانی) کے صفحہ ۱۳ و ۲۱۴ پر ہے۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب کی موت سے بچنے کے متعلق ایک پیشگوئی یسعیاہ باب ۵۳ میں اس طرح پر ہے۔ اور اس کے بقائے عمر کی جو بات ہے۔ سو کون سفر کرے جائے گا۔ کیونکہ وہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ قبائل کی زمین سے اور کی گئی شریروں کے درمیان اس کی قبر پر وہ دولتمندوں کے ساتھ ہوا اپنے مرنے میں جبکہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا۔ (تو وہ بچ جائے گا) اور صاحب اولاد ہوگا۔ اس کی عمر لمبی کی جائے گی۔ وہ اپنی جان کی نہایت سخت تکلیف دیکھے گا۔ (یعنی صلیب پر وہ بے ہوشی پر پوری عمر پائے گا۔)

(۳) حکیم خدا بخش صاحب مرزائی اپنی کتاب عسل مصفیٰ (طبع ثانی) کے حصہ اول صفحہ ۴۵۱ و صفحہ ۴۵۲ پر لکھتے ہیں:۔

"بست و یکم۔ اکیسواں۔ یہ کہ مسیح صاحب اولاد ہوگا۔ جس کی تصدیق توریت سے یوں ہوتی ہے۔ جب کہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا۔ تو وہ بچ جائے گا۔ اور صاحب اولاد ہوگا۔ اس کی عمر لمبی کی جائے گی۔ وہ اپنی جان کی نہایت سخت تکلیف دیکھے گا۔ دیکھو کتاب یسعیاہ باب ۵۳ درس ۱۰ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لغزش کی وجہ سے مسیح پر ایک جانکاہ دکھ آئے گا۔ بہ مطابق آیت ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم۔ مگر وہ بفضل خدا اس مصیبت سے بچ جائے گا۔ اور اس کی عمر دراز ہوگی۔

بست و دوم:۔ یسعیاہ باب ۵۱ درس ۱۵ میں ہے جھکایا ہوا بندھوا کہاں سے آزاد کیا جائے گا۔ وہ غار میں نہ مرے گا۔ اس کی روٹی کم نہ ہوگی۔ چنانچہ احادیث ذیل سے ظاہر ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد ۸۷ برس اور زندہ رہا اور صاحب اولاد بھی ہوا۔ چنانچہ افغانستان میں اب تک عیسیٰ خیل قوم موجود ہے۔"

قادیانی دلیل کی تردید

الف:۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے صفحہ ۶۹ کی سطر ۵ میں یہ تو لکھ دیا کہ "پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں"۔ مگر یہ نہ بتایا کہ پرانی تاریخیں کس زبان میں ہیں۔ اور ان کے مصنف کون ہیں۔ اور کس زمانے میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور کہاں چھپے ہیں۔ خالی زبانی باتوں کو کون مان سکتا ہے۔ ذرا ان "پرانی تاریخوں" کی اصلی عبارتیں تو نقل کر دیتے جو بتلاتی ہیں کہ (بقول آپ کے) حضرت مسیح نے نیپال بنارس وغیرہ کے مقامات کی سیر کی ہوگی۔

ب:۔ مرزا قادیانی کے الفاظ بھی قابل غور ہیں آپ کہتے ہیں سیر کی ہوگی، گئے ہوں گے، ٹھہرے ہوں گے کوچ کیا ہوگا، کر لی ہوگی، رہے ہوں گے۔ واہ صاحب واہ کیسے زبردست دلائل مرزا صاحب پیش کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی ملاحظہ ہو کہ:۔

"اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی اولاد ہوں۔"

قربان جائیے ایسے استدلال پر افغانوں میں تو محمد زئی، عمرزئی، یوسف زئی قومیں بھی تو ہیں۔ واضح ہو کہ اس امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے۔ اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے۔ دیکھو رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء جلد ۹ نمبر ۹ صفحہ ۳۴۸

ج:۔ واضح ہو کہ پرانے عہدنامے میں یسعیاہ نبی کے صحیفہ کا باب ۵۳ حضرت مسیح ناصری کے حق میں نہیں ہے جیسا کہ مرزا قادیانی اور اس کے مرید حکیم خدا بخش مصنف "عسل مصفیٰ" نے لکھا ہے۔ بلکہ اگر بغور دیکھا جائے۔ تو سارا باب ۵۳ یسعیاہ کی کتاب کا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے۔ (دیکھو رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۹ء صفحہ ۲۰) آج سے کئی سال پیشتر جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سیدنا ناصر الدین محمد ابو المنصور نے اپنی مشہور کتاب "میزان المیزان" در جواب میزان مندرجہ بالا مضمون جاری ہے۔ اس کی اگلی قسط آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

(جاری ہے)

اخبارِ ختمِ نبوت

خبریں رپورٹیں تبصرے

تربت کے واقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہنگامی اجلاس

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا ایک ہنگامی اجلاس مولانا عبدالواحد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تربت کے واقعات پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ کہ پولیس نے تربت میں نہتے روزہ داروں پر فائرنگ کی اور بے حساب آنسو گیس پھینکی اور پھر علماء کرام سمیت تقریباً تین صد افراد کو جن میں معصوم بچے بھی شامل ہیں۔ کو گرفتار کر لیا۔ اور ان سے جیل میں نامناسب سلوک کیا گیا۔ اور انہیں سحری و افطار اور وضو کی سہولت تک مہیا نہیں کی گئی۔ اور دوسری جانب صوبائی حکومت خصوصاً وزیراعلیٰ صاحب ذکریوں کے وکیل صفائی بنے ہوئے ہیں۔ اور جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا موقف پیش کرنے کے لئے پریس ریلیز کے لئے پریس سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا ہے کہ وزیراعلیٰ کا حکم آچکا ہے کہ اخبارات میں وزیراعلیٰ کے بیان کے سوا کسی کا کوئی بیان اخبارات میں شائع نہ کیا جائے۔ اب یہ وہاں سطح پر مجلس کی آواز کو بالکل دبانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے فیصلہ کیا کہ تحریر ہذا کے ذریعہ عوام کو خطباء کے توسط سے اصل حقائق سے آگاہ کیا جائے۔ اصل صورتحال کچھ اس طرح ہے کہ مورخہ ۱۸ اپریل بمطابق ۲۲ رمضان ۱۴۱۰ھ کو مجلس کے زیر اہتمام تربت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو صبح دس بجے سے رات بارہ بجے تک پرامن طریقے سے جاری رہی۔ دوسرے دن بمطابق جمعرات کو صبح ۹ بجے کے قریب مسلمانوں نے علماء کی قیادت میں پرامن طریقے سے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ تربت شہر کے چوک پر علماء کرام نے مشتعل مسلمانوں کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔ اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ جب تک ذکریوں کے فرضی حج پر حکومت پابندی نہ لگائے گی ہم واپس نہیں جائیں گے۔ اور پرامن طریقے سے ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ پھر جمعۃ الوداع مسلمانوں نے منتشر ہونے کی بجائے پر ایک ہی جگہ مرکزی جامع مسجد تربت میں ادا کیا۔ تقریباً تیس ہزار مسلمان جمع ہو گئے۔ انتظامیہ نے علماء سے مذاکرات کئے اور کمشنر تربت و ڈپٹی کمشنر نے تحریری طور پر یقین دہانی کرائی۔ کہ ذکریوں کا حج نہیں ہوگا۔ اور جو ذکری حج کے لئے تربت پہنچ چکے ہیں۔ انہیں واپس اپنے گھروں کو روانہ کر دیا جائے گا۔ کمشنر کی اس یقین دہانی پر مسلمان اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ جبکہ ذکری کو پولیس کی حفاظت میں نقلی حج کے لئے کوہ مراد پہنچایا جا رہا تھا۔ مسلمانوں نے تحریری طور پر کمشنر کو اس صورتحال سے مطلع کیا۔ اور اسے اپنا تحریری معاہدہ یاد دلایا۔ کہ اس سے فوراً عمل کرائیں۔ لیکن کمشنر نے وعدہ خلافی کی۔ اور کوئی عملی کارروائی کر کے ذکریوں کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ جس پر مسلمانوں نے علماء کی قیادت میں احتجاجی جلوس نکالا جس میں تقریباً دس ہزار مسلمان شامل تھے۔ جب جلوس ذکریوں کے مصنوعی کعبہ کوہ مراد کی جانب روانہ ہوا تو پولیس نے پرامن جلوس پر فائرنگ کی اور آنسو گیس استعمال کی۔ جس کے نتیجہ میں ۹ مسلمان زخمی ہوئے۔ پولیس نے انتہائی تشدد آمیز کارروائی کی۔ اور سینکڑوں مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ اور راتوں رات انہیں گوادر جیل منتقل کر دیا۔ اتوار کے دن صبح کے وقت تربت شہر کی جامع مسجد سے ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔ انتظامیہ نے اس جلوس پر بھی ہوائی فائرنگ کی اور بے تحاشا آنسو گیس استعمال کی۔ جس سے جلوس کے شرکاء مشتعل ہو کر کمشنر ہاؤس پہنچ گئے۔ اور کمشنر کو کوہ مراد پر ذکریوں کے حج پر پابندی لگا جانے سے وعدہ پورا کرنے کا کہا۔ لیکن کمشنر نے پرامن مسلمانوں پر آنسو گیس پھینکنے کا حکم دیا۔ جس سے متعدد مسلمان زخمی ہوئے۔ پیر کی صبح سے تربت میں کرفیو لگا دیا گیا تھا۔ اس تمام ظلم اور انتظامیہ کی جانبداری ۲۷ رمضان کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے جس میں مولانا انوار الحق حقانی صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد، مولانا عبدالواحد صاحب، مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد تربت، خطیب قندھاری مسجد مولانا نذیر احمد تونسوی، مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عبدالغفور کاکڑ، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا اخلاق خورشید بانی، حاجی سید سیف اللہ، حاجی تاج محمد فیروز، حاجی عبدالمنان صاحب، خلیل الرحمن صاحب شامل تھے۔ وزیر اعلیٰ سے ملاقات کر کے اصل حقائق سے آگاہ کیا۔ وقت ملاقات وزیراعلیٰ نے خود اقرار کیا کہ تربت انتظامیہ کے افسران نااہل ہیں۔ حالات ان کی وجہ سے خراب ہوئے ہیں۔ اب شہر فوج کے حوالے ہو چکا ہے۔ حالات ٹھیک ہوتے ہی وہاں کے رویے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ آپ ذکریوں کے نمائندے ہیں۔ مسلمانوں کے نہیں۔ تند و تیز جملوں پر یہ ملاقات ختم ہو گئی۔ اس کے بعد جمعیت العلمائے اسلام کے صوبائی وزراء پر بھی اصل حقائق سے آگاہ کیا۔ انہوں نے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ بلوچستان پورے صوبہ میں۔ گوادر، پسنی، جیونی، ڈھنگر، بلیدہ، خضدار، قلات، ژوب، لورالائی۔ ہر جگہ مسلمانوں نے احتجاجی جلسے جلوس منعقد کئے۔

صدر پاکستان نے فرحت محمود لودھی کا کیس ضروری کارروائی کے لئے وزارت تجارت کے لئے بھیج دیا

فیصل آباد   صدر پاکستان غلام اسحٰق خان نے فرحت محمود لودھی قادیانی کو ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے ٹریڈ مشن کا سربراہ مقرر نہ کرنے کے بارے میں کیس سیکرٹری وفاقی وزارت تجارت کو ضروری کارروائی کے لئے بھیج دیا ہے۔ اس امر کی اطلاع ایوان صدر کے ڈائریکٹر محمد حسین شیخ نے ایک مراسلے کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو دی ہے۔ جنہوں نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ صدر مملکت غلام اسحٰق خان، وزیر امور خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان اور وفاقی وزیر تجارت سید فیصل صالح حیات سے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانی، مرزائی آئین اور قانون کی رو سے غیر مسلم اقلیت ہیں۔ جبکہ انجمن احمدیہ ربوہ ایک دہشت گرد اسلام دشمن اور ملک دشمن جماعت ہے۔ جن کو کسی کلیدی آسامی پر تعینات یا کسی بیرونی ملک کے وفد کا سربراہ نہیں بنایا جا سکتا۔ جبکہ فرحت محمود لودھی قادیانی غیر مسلم اسسٹنٹ چیف منسٹری آف کامرس اسلام آباد کو قادیانیوں کی سازش سے ٹریڈ مشن کا سربراہ مقرر کر کے

ڈنمارک بھیجا جا رہا ہے۔ جس پر فوری پابندی لگائی جائے اور ملکی سالمیت کے لئے اقوام متحدہ میں تعینات مستقل سفیر نسیم احمد قادیانی غیر مسلم کو فوری طور پر علیحدہ کیا جائے۔ بلکہ کسی محب وطن کو یو این او میں مستقل سفیر مقرر کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وفد کی بنگلہ دیش روانگی!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک چار رکنی وفد جس کی قیادت حضرت الامیر شیخ الشان مولانا خان محمد صاحب کر رہے ہیں۔ گزشتہ روز ایک ہفتہ کے دورے پر بنگلہ دیش روانہ ہو گیا، وفد میں ایڈیٹر ختم نبوت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب، رکن شوریٰ مولانا محمد یوسف صاحبزادہ عزیز احمد صاحب شامل ہیں۔ وفد ڈھاکہ میں منعقدہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس بمورخہ ۱۷، ۱۸ مارچ میں شرکت کرے گا۔ اس کے علاوہ علماء کرام سے ملاقات کرے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ازسرنو تنظیم کرنے کے لئے میں اقدامات کرے گا۔ اس کے علاوہ مختلف اضلاع کا دورہ کرے گا۔ اور وہاں تمام بڑے بڑے دینی اداروں کا معائنہ کرے گا۔

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں قادیانی سرگرمیوں پر احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راولپنڈی کے مبلغ احسان احمد دانش نے صدیق آباد (ربوہ) میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ختم نبوت کے مجاہدین انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کو قادیانی اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ امر قابل افسوس ہے کہ صوبائی حکومت کے زیر سایہ تعلیم ریاض قیانہ یونیورسٹی میں قادیانیوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صوبائی حکومت فی الفور قادیانیوں کی سرپرستی بند کرے۔ اور انجینئرنگ یونیورسٹی میں تمام کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانی افسروں کو برطرف کیا جائے۔

آل پاکستان ذکری انجمن کا بیان حقائق کو چھپانے کی سازش ہے۔

ذکری ختم نبوت کے منکر ہیں، وہ تمام ارکانِ اسلام کا انکار کرتے ہیں۔

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی جانب سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ آل پاکستان ذکری انجمن کی طرف سے جو بیان ۱۰ مئی کو مقامی اخبارات میں چھپا ہے۔ اس میں ذکری مذہب کے بارے میں حقائق کو مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ انہوں نے انتہائی درجہ تک اپنے عقائد اور اعمال کو چھپا کر غلط انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ذکری مذہب اسلام کا ایک فرقہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی آج تک کسی مسلمان نے ان کو مسلمانوں کا فرقہ شمار کیا ہے پاکستان سے قبل خوانین قلات کے زمانے سے وہ غیر مسلم شمار ہوتے رہے ہیں۔ عام مسلمان بھی ان کو اب تک غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ خود ذکریوں کی مطبوعہ و قلمی کتابوں میں اس کی وضاحت ہے۔ کہ ان کا پیغمبر اور مذہب علیحدہ ہے۔ اور جو ان کے جعلی پیغمبر کو نہیں مانتا ہے اس کو کافر کہا گیا ہے۔ سوائے آج کل کے چند مفاد پرست سیاسی جماعتوں کے ان کو کسی نے مسلم نہیں کہا ہے۔ اور یہ سیاسی جماعتوں کے مفاد پرست اجارہ داروں کو ذکریوں کے ووٹ اور نوٹوں کی مجبوری درپیش ہے۔ جس کے بغیر ان کو اپنا سیاسی کیریئر ڈوبتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس مجبوری سے مذہب کا سودا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کا یہ رویہ ذکریوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ ذکریوں کے لئے ان کا علیحدہ غیر مسلم حیثیت ہی ان کے لئے فائدہ مند ہے۔ اگر وہ اپنی علیحدہ حیثیت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو اسلام کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ مان کر اس کے امن و عافیت میں آجائیں۔ ان مفاد پرستوں کی مسیحائی بہر حال ان کے لئے نقصان دہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیان میں کہا گیا کہ ذکری اپنے جعلی پیغمبر محمد اٹکی کو آخری نبی مانتے ہیں۔ جس کی ان کی مذہبی کتابوں میں پوری وضاحت موجود ہے۔ وہ دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ یہ بھی سراسر دھوکہ ہے۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں صاف صاف لکھا ہے۔ کہ ہم جہاں محمد کہتے ہیں۔ اس سے مراد محمد اٹکی ہے۔ نہ کہ عربی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کے جعلی پیغمبر محمد اٹکی نے خود بھی اس کی وضاحت کی ہے کہ میں افضل الانبیاء اور آخری پیغمبر ہوں۔ یہ وضاحت ان کی کتب سیر جہانی اور نور تجلی وغیرہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ذکریوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔ کہ ہم ارکان اسلام کو مانتے ہیں۔ لیکن یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ چنانچہ بیان میں ذکریوں نے ارکان اسلام کا تذکرہ کرتے ہوئے نماز اور روزۂ رمضان المبارک کا بالکل تذکرہ نہیں کیا ہے۔ وجہ یہی ہے۔ کہ وہ ان کے سرے سے منکر ہیں۔ چونکہ وہ نماز کے منکر ہیں اس لئے وہ مسلمانوں کو نمازی کے نام سے پکارتے ہیں۔ چنانچہ کوئی ذکری جب نماز پڑھتا ہے۔ تو وہ اس کو مرتد اور برگشتہ شمار کرتے ہیں۔ یہی حال ان کا دیگر ارکان اسلام کے ساتھ ہے۔ جہاں تک حج کو مراد کے بارے میں ذکریوں کا تعلق ہے۔ اس کی ذکریوں نے انتہائی غلط انداز میں توضیح کی ہے۔ ذکریوں کی مذہبی کتابوں میں صراحتاً لکھا ہوا ہے۔ کہ جس دن مسلمانوں پر حج فرض ہوا اس دن ہم پر حج کے بدلے ذکر فرض کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی بھی ذکری نے کعبۃ اللہ جا کر حج نہیں کیا۔ سیر جہانی میں لکھا ہے کہ ان کے جعلی پیغمبر محمد اٹکی نے بیت اللہ کو توڑنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اس نے بیت اللہ کے پانچ اینٹ توڑ ڈالے۔ اور بھاگ گیا۔ لوگ اس کے پیچھے لگے رہے مگر وہ پکڑا نہیں گیا۔ ان کا یہ کہنا کہ ہم کوہ مراد کی زیارت کرتے ہیں یہ بھی محض دھوکہ ہے۔ اولاً تو ذکری انجمن کے بیان کے مطابق کوہ مراد عبادت گاہ ہے۔ حالانکہ کسی بھی مسلمان فرقہ کے نزدیک زیارت کی جگہ عبادت گاہ شمار نہیں ہوتی ہیں اور نہ ہی کسی جگہ کی زیارت فرض شمار ہوتی ہے۔ جبکہ ذکری کتابوں میں صاف صاف لکھا ہے کہ کوہ مراد مقام محمود ہے۔ اور اس کی زیارت کرنا فرض ہے، حقیقت یہ ہے کہ ذکری کوہ مراد جا کر

نج کرتے ہیں۔ وہاں صفا، مروہ، آب زم زم، عرفات، مسجد نبوی وغیرہ کا تعین بھی اسی مذموم خواہش کی ترجمانی کرتا ہے۔ ذکری کتب میں نجابت اللہ کی توہین صراحتاً موجود ہے۔ دراصل ذکری مذہب ہمیشہ رشوت اور تقیہ کے زور پر زندہ رہا ہے۔ ان کا موجودہ بیان بھی اسی کا نمونہ ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا قرآن مجید پر ان کو مسلمانوں کی طرح ایمان نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے قرآن عربی زبان میں ہے اور عرب کے کسی خطے میں ذکری مذہب نہیں ہے۔ حالانکہ عربی قرآن کو وہی بہتر سمجھتے ہیں صاف ظاہر ہے کہ اس قرآن میں تو ذکری مذہب کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ان کی اصل مذہبی کتاب برہان ہے۔ جو ان کے جعلی پیغمبر کا الہام ہے۔ جو بقول ذکری حضرات کے اللہ کے ہاں بیٹھا ہوا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذرائع نے کہا ہے کہ اگر ذکری ارکان اسلام کو مانتے ہیں تو وہ کیوں اپنے کسی قدیم مذہبی کتاب کا حوالہ پیش نہیں کرتے ہیں جبکہ ارکان اسلام کے انکار پر ہم ان کی اپنی کتب کا حوالہ دے رہے ہیں۔ جہاں تک ان کی عملی زندگی کا تعلق ہے۔ وہ تو سرے سے ارکان اسلام کے خلاف ہے۔ یہاں تک کہ ان کا کلمہ بھی برعکس لاالہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذرائع نے تربت کی موجودہ تحریک کے بارے میں کہا کہ یہ سارا ذکریوں کی ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ بقول گورنر بلوچستان کے ذکریوں اور مسلمانوں کے درمیان کوئی بھی وجہ مشترک نہیں ہے۔ اس کے باوجود جب ذکری اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ اور دھوکہ دہی کر کے مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ کے معاملات رچاتے ہیں۔ ان کا لازمی نتیجہ آئے دن کے ہنگامے اور فسادات کی شکل میں نمودار ہوتا رہے گا۔ ذکری اپنی غیر مسلم حیثیت کو مان لیں۔ تو یہ تمام صورت حال امن و امان کی فضاء میں بدل جائے گا۔ ایسے ہی موجودہ کشیدہ صورت حال کے منجملہ دیگر وجوہات کے ایک ذکریوں کی طرف مسلمانوں کو بحث و مباحثے کا چیلنج بھی ہے۔ جسے مسلمانوں نے اگرچہ اس وقت بھی قبول کر لیا تھا۔ اور اب بھی وہ چیلنج قبول ہے۔ مگر معلوم نہیں ذکری کا چیلنج دے کر کیوں پیچھے ہٹ گئے۔ موجودہ کشیدہ صورتحال کے پیچھے نگران انتظامیہ اور مفاد پرست بعض سیاسی جماعتوں کا بھی پورا ہاتھ ہے۔ جن کا پورا انحصار ذکریوں کے ووٹوں پر ہے۔

خوشاب میں ایک اور جھوٹے نبوت کا دعویدار

ملعون کو پیغمبری کا دعویٰ ہے۔

منڈی بہاؤالدین ( ) نئے مذہب الہام کے نام سے جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچانے والے خوشاب کے پچاس سالہ محبوب الٰہی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خوشاب کی منظوری سے دماغی معائنے کے لئے لاہور مینٹل ہسپتال لے گئی ہے۔ پولیس نے محبوب الٰہی کو اس وقت گرفتار کیا تھا جب وہ تحریری طور پر ایک نئے مذہب الہام کا پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا۔ اور اس سلسلے میں وہ پمفلٹ تقسیم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ شخص ذہنی مریض ہے۔ نامہ نگاروں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے محبوب الٰہی نے پولیس کے اس خیال کی تردید کی ہے۔ کہ وہ کسی قسم کے ذہنی دباؤ کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ کیونکہ دنیا میں جب بھی کسی ناعاقبت اندیش نے اس قسم کی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس نے اپنی صحت کے بارے میں ایسی ہی وضاحت کی ہے۔ محبوب الٰہی نے نعوذ باللہ ایک نیا کلمہ بھی اپنے پمفلٹ میں چھپوایا ہے۔ محبوب الٰہی ایف اے ہے۔ اور اس نے اکاؤنٹس میں ڈپلومہ رکھا ہے۔ وہ ۱۹۶۵ء میں ... آباد کی ٹیکسٹائل مل میں ملازم ہوا۔ پھر سانگلہ ہل کوآپریٹو اور ظفر ٹیکسٹائل ملز جوہر آباد میں ملازم رہا۔ اور اب کافی عرصے سے بیکار ہے۔ اس کی گزر اوقات دو دکانوں کے کرایہ پر ہے۔ وہ شروع ہی سے ایک کمرہ میں بند ہو کر کتابیں لکھتا اور پڑھتا رہتا ہے۔ اس نے دو شادیاں کیں۔ اور دونوں بیویوں نے طلاق لے لی۔ ایک بیوی سے اس کی ایک بچی بھی ہے محبوب الٰہی کی ایک بہن اس کے پاس رہتی ہے۔ لیکن اس کے کمرہ میں جانے کی کسی کو اجازت نہیں۔ اور بھوجائی ہی اس کو کھانا وغیرہ دیتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کی ماں بھی بیٹے کی گمراہی کی وجہ سے انتقال کر گئی تھی۔ محبوب الٰہی کا کہنا ہے کہ اس نے ۶۱۹ صفحات پر مشتمل مذہب الہام اور قیام پاکستان کے بارے میں انگریزی میں ایک کتاب لکھی۔ اس کے علاوہ تقریباً ۴۰۰ صفحات پر مشتمل نئے مذہب سے متعلق نئی ایجادات اور دلائل پر مشتمل اردو کتاب لکھی ہے۔ اور وہ ایک عرصہ دراز سے ملک اور دنیا کے اہم اداروں کو اپنے مذہب سے متعلق تحریریں بھجوا رہا ہے۔

قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو سزا دی جائے

گزشتہ سال ۱۳ مئی ۱۹۸۹ء کو مولانا حبیب الرحمٰن ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ یہ حملہ مرزائیوں کی خفیہ اسکیم کے تحت کیا گیا۔ لیکن اللہ کے حکم سے مولانا بچ گئے اور قاتل گرفتار ہو گئے۔ اور ان کا مقدمہ درج کیا گیا۔ اور ان کی قادیانیت نوازی کی وجہ سے تاحال مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ یہ فیصلہ نہ ہونا حکومت پر ایک دھبہ ہے۔ مقامی علماء کرام نے اپیل کی ہے کہ مولانا پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے۔

ضمانت خارج، قادیانی گرفتار

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) شبان ختم نبوت کے ضلعی سیکرٹری نشر و اشاعت محمد اکرم طاہر کی رپورٹ پر پولیس تھانہ فیکٹری ایریا نے عادی مجرم قادیانی گل احمد کی موٹر سائیکل پر کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا۔ اور زیر دفعہ ۲۹۸ سی ملزم کو گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا گیا۔ اس طرح یہ مردود قادیانی عید جیل میں گزارنے پر مجبور رہا۔ اور اس کی ضمانت علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت سے خارج ہو گئی۔ درخواست سماعت ضمانت کے وقت شبان ختم نبوت کے سینکڑوں کارکن عدالت کے باہر جمع تھے۔ اور ضمانت کے خارج ہونے پر ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

قادیانیوں کے زوال کا سورج طلوع ہو چکا ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بلدیہ کے دفتر کی افتتاحی تقریب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راولپنڈی کے مبلغ احسان احمد دانش نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کا پوری دنیا میں محاسبہ کیا جائے گا۔ اور ان کے زوال کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ قادیانیوں کی اسلام دشمن اور ملک دشمن سرگرمیوں سے عوام کو باخبر رکھنا ہماری جماعت کا بنیادی فرض ہے۔ انہوں نے وفاقی حکومت کی طرف سے قادیانیوں کو اہم عہدوں پر تعینات کرنے کی سخت مذمت کی۔ اور مطالبہ کیا کہ تمام قادیانیوں

کو کلیدی عہدوں سے فی الفور ہٹایا جائے۔ دفتر کا افتتاح ممتاز عالم دین حضرت مولانا قاری محبوب الرحمٰن بالاکوٹی نے اپنے دست مبارک سے کیا۔

سرگودھا میں ختم نبوت کا کنونشن

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) شبان ختم نبوت کے صدر شیخ جہانگیر سرور ایڈوکیٹ لندن کے پندرہ روزہ دورے کے بعد گذشتہ دنوں واپس سرگودھا پہنچے۔ سرگودھا پہنچنے پر شبان ختم نبوت کے کارکنوں نے شیخ جہانگیر سرور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور ان کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دیا۔ عصرانہ سے قبل ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے شیخ صاحب نے کہا کہ اگر قادیانی اب ختم نبوت کے مجاہدوں کے خوف کی وجہ سے ملک چھوڑ کر لندن میں اپنے ناناکی گود میں جا کر بیٹھنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور لندن میں ان کا تعاقب کرنا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کا خاتمہ ہمارا فرض اولین ہے اور یہی ہماری نجات کا باعث ہے۔ محمد اکرم عارف ضلعی سیکرٹری نشر و اشاعت نے کہا کہ قادیانی فتنوں کی دھمکیاں ہمیں راہ حق سے نہیں روک سکتیں۔ ہم فتنہ قادیانیت کے خاتمے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہانے سے گریز نہیں کریں گے۔ اجلاس سے امجد پرویز ہرل نے بھی خطاب کیا۔

بقیہ :- حیات مسیحؑ

گے۔ الحاصل اس میں شبہ نہیں کہ ایک انسان کا آسمان پر زندہ جانا اور زندہ رہنا اور آخر زمانہ میں اسی جسم عنصری کے ساتھ اترآنا عام انسانوں کی سنت ہے۔ اور نہ زمانہ کے باقی واقعات کے موافق ہے۔

لیکن اگر یہ دو باتیں ملحوظ رکھیں کہ یہ مسئلہ تخریب عالم کا ایک مقدمہ ہے۔ اور نیز بھی اس شخصیت کے متعلق بھی کہ دیگر حالات بھی عام زندگی کے موافق نہیں تو پھر بنظر انصاف اس میں آپ کو کوئی تردد نہ ہونا چاہیئے۔ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دیکھ کر یہ واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدمؑ سے تشبیہ دیکھ کر یہ واضح کر دیا ہے کہ اگر ان کے حالات کو قیاس کرنا ہے۔ تو تخلیق عالم کے حالات پر قیاس کر کے دیکھو تمہارا سب تعجب جاتا رہیگا۔

تعارف و تبصرہ

مولانا منظور احمد الحسینی

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

نام کتاب :- شرف مصطفیٰؐ فی خصائص احمد مجتبیٰ

نام مؤلف :- محمد اسلم۔ قیمت ۱۲ روپے

ناشر :- مجلس صیانتہ المسلمین۔

مدنی مسجد بورڈ چشتیاں۔ فورٹ عباس روڈ ہارون آباد

ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ انعامات اور اعزازات خصوصیات اور فضائل سے مشرف فرمایا ہے۔ محترم مؤلف نے ایسے اہم اور دلپسند موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ اور خاص محنت سے سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی خصوصیات کو جمع کیا ہے۔ ہر مسلمان کے لئے یہ کتاب قابل مطالعہ ہے۔ جس سے ایمان میں تازگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہوگا اللہ کریم رب العزت کی سیرت کو معلوم کرنے اور اپنی زندگی سنت نبویہ کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

آمین۔ ثم آمین

بقیہ :- مسئلہ کشمیر

پیش گوئی کو سچا بنانے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں تجی اسرائیل ص۳۲ ، ۱۹۹۰ء آگے آغا صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے جب نظامی ایڈیٹر نوائے وقت سے جب یہ بیان کیا تو انہوں نے بھی تائید کی کہ نواب صاحب نے مجھے بھی اسی طرح بتایا ہے۔

آغا صاحب نے جب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب سے ذکر کیا تو وہ حیران ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مجھے سر ظفر اللہ قادیانی نے امریکہ میں پیغام دیا کہ میں صدر ایوب کو آمادہ کروں کہ یہ وقت کشمیر پر چڑھائی کے لئے موزوں ہے۔ "تلخیص عجمی اسرائیل ص۳۵" قادیانیت کی تاریخ اور ۱۹۶۵ء کی جنگ کے حالات پر نظر ڈالنے سے ایک صاحب بصیرت آدمی پر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قادیانیت مسلمانوں اور خاص کر پاکستان کا کس طرح تیا پانچا کرنا چاہتی ہے کشمیر کے بغیر پاکستان بالکل نامکمل ہے اس کا حصول پاکستان کی ترقی کے لئے لازمی ہے مگر یہ اس وقت ممکن ہے جب یہ غدار وطن ٹولہ اس سے دور ہو۔ اور اس پر پابندی ہو ہمارے سامنے یہ بات کھل کر آچکی ہے کہ تقسیم برصغیر کے وقت بھی اس ٹولے نے پاکستان کو کمزور کیا۔ ۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ کی سرحد پر متعین قادیانی آفیسر اس محاذ پر پاکستان کی شکست کا سبب بنے ۷۱ء میں مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے میں اس غدار ٹولے نے اہم کردار ادا کیا اب پھر کشمیر کے حریت پسندوں کی قربانی کے صدقے ایک بہترین موقع ہاتھ آیا ہے پاکستانی حکمرانوں کو چاہیئے کہ آئیس کی لڑائی چھوڑ کر متحد ہوں اس ملک و ملت کے غدار ٹولے کو خلاف قانون قرار دے کر کشمیر کو آزاد کرائیں انشاء اللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

بقیہ :- آپ کے مسائل

متفرق سوالات

ایک صاحب

س ۱: امام مسجد کی غیر موجودگی میں مسجد میں کوئی دوسرا آدمی جماعت کرا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر امام صاحب اپنی عدم موجودگی میں متعلقہ مسجد میں جماعت کرانے سے منع کریں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج ۱: اگر امام کی آمد متوقع ہو تو انتظار کرنا چاہیئے ورنہ کوئی دوسرا آدمی جو نماز پڑھانے کی اہلیت رکھتا ہو پڑھائے

۲: کیا نکاح پڑھنے کے لئے امام / قاضی صاحب مخصوص رقم مقرر کر سکتے ہیں؟ بعض نکاح والوں سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ اتنی رقم دو گے تب میں نکاح پڑھوں گا۔

ج: نکاح کی اجرت لینا تو جائز نہیں، کوئی ہدیہ تحفہ کے طور پر دیدے تو مضائقہ نہیں۔

۳: کیا مسجد میں دنیاوی یا سیاسی باتیں کر سکتے ہیں اگر ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ اور حضورؐ نے منع کیا ہے تو براہ مہربانی بحوالہ حدیث شریف مسئلے کا حل لکھئے!

ج: مسجد ذکر اللہ کے لئے ہے اس میں غیر ضروری باتیں نہ کی جائیں ضرورت کی بات کی اجازت ہے، خواہ دنیوی

بزم ختم نبوت

شیزان کا بائیکاٹ

شاہد مصطفیٰ ٹنڈوآدم

رسالہ ختم نبوت جیسے باقاعدگی سے مل رہا ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مجلس ختم نبوت کا قلمی اور عملی جہاد کامیابیاں حاصل کر رہا ہے شیزان عرف شیطان کا بائیکاٹ زور و شور سے جاری ہے البتہ ایک بات پر بڑا دکھ ہوتا ہے وہ یہ کہ شیزان کا اشتہار ٹیلی ویژن پر دکھایا جاتا ہے میری مجلس ختم نبوت کے اعلیٰ عہدے داروں سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں اپنا فرض انجام دیں ٹیلی ویژن کے حکام اعلیٰ کو اس فتنے سے آگاہ کریں آخر میں دعا ہے کہ اللہ ختم نبوت کے کام کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

جمعہ کے دن کی سُنتیں

۱۔ غسل اور مسواک کرنا ۲۔ صاف ستھرے کپڑے پہننا ۳۔ خوشبو لگانا ۴۔ بال کٹانا ناخن تراشنا ۵۔ درود شریف کثرت سے پڑھنا ۶۔ جمعہ کی اذان کے بعد دنیاوی کام کرنا ناجائز ہے ۷۔ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں خطبہ سے پہلے پہنچنا ۸۔ خطبہ کے دوران بالکل خاموش رہنا چاہیئے۔

رسالہ کا معیار بہت اچھا ہے

گل بی بی۔ مانسہرہ

رسالہ کا معیار بہت اچھا ہے میں نے پہلی دفعہ ہفت روزہ ختم نبوت پڑھا۔ آئندہ یہ عہد کیا ہے کہ ہمیشہ رسالہ پڑھوں گی رسالہ میں بچوں کے صفحات بڑے اچھے ہیں انشاء اللہ آئندہ میں بھی لکھا کروں گی

اس کا جواب نہیں

محمد اشتیاق خان۔ جیکب لائن۔ کراچی

بعد حمد و ثنا رضوان ذوالحجہ اول جلد نمبر ۸ شمارہ ۲۷۔ (۱۵ تا ۲۱ دسمبر ۱۹۸۹ء) پڑھا۔ دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج کے ساتھ ایک لاکھ روپے کا انعام بھی آپ نے اعلان شائع کیا ہے لیکن قادیانیوں کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں اور جیسے چور کے پاؤں نہیں ہوتے اسی طرح جھوٹ کے پاؤں بھی نہیں ہوتے اسی طرح نبوت کے ان دعوے داروں یعنی قادیانیوں کے بھی بھاگتے ہوئے پاؤں نہیں ہوتے۔ معجزہ اور مسمریزم میں فرق کے عنوان سے بابو حبیب اللہ امرتسری کا مضمون کافی معلوماتی تھا اس کے علاوہ جناب وقار صدیقی کی پہلی اذان بھی اچھی نظم تھی دیگر مضامین بھی کافی بہتر ہیں اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ ختم نبوت کے تمام لکھاریوں کے قلم میں زور پیدا کرے آمین اور دین اسلام کی خدمت اور ترقی کی کاوشوں پر آپ کو اللہ پاک اس کا اجر دے۔

ختم نبوت کا صحیح ترجمان

عقیل احمد۔ حافظ ظہور الحق۔ عبدالخالق اٹک شہر

ہم آپ کا رسالہ ختم نبوت انتہائی ذوق و شوق اور دلی محبت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اس سے ہمیں بے حد قیمتی دینی معلومات حاصل ہوتی ہیں حقیقتاً دیکھا جائے تو ختم نبوت رسالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا صحیح ترجمان ہے اور مرزا کذاب کی جھوٹی نبوت کے دعوے کی دھجیاں بکھیر رہا ہے جس مقصد کے لئے یہ رسالہ نکالا گیا تھا اس مقصد کو یہ رسالہ کافی حد تک پورا کر رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ اور زیادہ محنت اور لگن سے کام کرتے ہوئے اس کو مزید بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

حضرت زبیر بن عوام ؓ اکابر صحابہ کی نظر میں

عبدالغنی طارق۔ رحیم یار خان

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ مخزومی نے غزوہ خندق میں باہر نکل کر اپنا مقابل طلب کیا اس کے لئے زبیر بن عوام ؓ نکلے اور اپنی تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جس کی وجہ سے ان کی تلوار میں ایک دندانہ پڑ گیا تھا اور یہ شعر پڑھتے ہوئے واپس ہوئے

ترجمہ: میں ایسا آدمی ہوں جو اپنی بھی حفاظت کرتا ہوں اور نبی مصطفےٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی حفاظت کرتا ہوں سچے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی بے مثال قربانیاں جہاں میں دین اسلام کے پھیلنے کا سبب بنیں ان کے جذبات سے خوش ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی خوشخبری دی

اذان کا احترام اور اذان کا جواب

محمد ایوب۔ لیسٹر یو۔ کے

پیارے بچو!

۱۔ جب اذان ہو رہی ہو تو بالکل متوجہ ہو جائے اور ہر کلمہ کا جواب دیا جائے ۔۲۔ اذان کے جواب میں وہی کلمات کہے جو مؤذن کہے البتہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سن کر یہ کلمات کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے ۳۔ شہر میں مختلف مساجد کی اذانیں سننے پر صرف اسی اذان کا جواب دیا جائے جو قریب ترین مسجد میں ہو رہی ہو یعنی محلہ کی مسجد۔ ۴۔ اذان ختم ہونے پر مسنون دعا پڑھے۔

محمد زبیر مروت ٹانک

ایک چور دیوار پر چڑھا ہوا تھا کہ اچانک مالک آ گیا

مالک: کیا کر رہے ہو چور: دیوار کی اینٹیں گن رہا ہوں

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے، پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ وفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دارالمبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تکمیل ہیں۔ جب کہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے سازشوں کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، الزکوٰۃ صدقۂ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

خان محمد (فقیر)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ